ہفت روزہ

# ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

انٹرنیشنل

جلد ۶ ۔ شمارہ ۱۱

## عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں

## قادیانیت علامہ اقبال کی نظر میں

بقیہ: نونہال ختم نبوت

احکام بجالاتے تھے وہ غریبوں کی مدد کرتے تھے اور انکے دکھ درد اور غم میں شریک ہوتے تھے۔ ہمارے اسلاف حق بات کہنے سے کبھی نہیں ڈرتے تھے اور ناحق بات سے پرہیز کرتے تھے۔ وہ غریبوں محتاجوں بیواؤں اور یتیموں سے حسن سلوک کرتے تھے۔ ہمارے اسلاف کسی کا حق نہیں مارتے تھے وہ کسی کی ہتک نہیں کرتے تھے انہوں نے عرب اور دوسرے ملکوں سے بت پرستی کا خاتمہ کیا ہمارے اسلاف جہالت کے اندھیرے میں نور کی کرن لے کر آئے۔ ہمارے اسلاف اپنے اچھے کارناموں کیوجہ سے دنیا میں نام پیدا کرتے تھے وہ سادہ لباس پہنتے تھے اور سادگی کو پسند کرتے تھے۔ ہمارے اسلاف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار تھے۔ ہمارے اسلاف غریب تھے مگر انہوں نے دنیا کے ہر ملک میں اسلام کا بول بالا کیا۔ ہمارے اسلاف ان رسموں کے خلاف جہاد کرتے تھے جو جہالت کی وجہ سے معاشرے میں پیدا ہو گئیں تھیں۔ ہمارے اسلاف جہاں کم خرچ کرنے سے کام چلتا کفایت کرتے اور جہاں اللہ تعالیٰ کی راہ میں کچھ دینا ہوتا سخاوت کرتے تھے۔ غرض کہ انہوں نے اسلام کو گھر گھر میں پہنچایا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر گھر سے "حق حق" کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔

## مت ٹھکرا

★ ماں باپ کی محبت ـــــــ مت ٹھکرا
★ ملتی ہوئی روزی ـــــــ مت ٹھکرا
★ کھانے پینے کی چیز ـــــــ مت ٹھکرا
★ چھوٹی سے چھوٹی نعمت ـــــــ مت ٹھکرا
★ بہن بھائیوں کا پیار ـــــــ مت ٹھکرا
★ مومن کی دعوت ـــــــ مت ٹھکرا
★ اپنے خیر خواہوں کی بات ـــــــ مت ٹھکرا

مرسلہ:- فریدہ رحمت، جیکب لائن

# اندرون ملک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اہم دفاتر

| | پتہ | شہر | فون نمبر | کوڈ نمبر |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان | | ۴۰۹۷۸/۴۳۳۳۸ | ۹۳/۰۶۱ |
| ۲ | خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف، میانوالی | | ۲۸۲۲ | ۰۴۵۹ |
| ۳ | ریلوے مسجد | فیصل آباد | ۲۴۷۰۰/۳۳۵۲۲ | ۹۴/۰۴۱۱ |
| ۴ | مسلم کالونی محمدیہ مسجد ریلوے اسٹیشن (ربوہ) | جھنگ | ۴۲۶۶ | |
| ۵ | مسجد سلطان والی | | ۳۶۰۶ | ۰۴۷ |
| ۶ | لکڑ منڈی | سرگودھا | ۶۰۴۴۴ | ۰۴۵۱ |
| ۷ | بیرون دہلی دروازہ بالمقابل شاہ محمد غوث | لاہور | ۵۳۴۳۳ | ۹۹/۰۴۲ |
| ۸ | اندرون سیالکوٹی دروازہ | گوجرانوالہ | ۷۵۶۵۶ | ۰۴۳۱ |
| ۹ | نسیم منزل ریلوے روڈ ننکانہ | شیخوپورہ | ۲۹ | |
| ۱۰ | ڈار پلازہ | سیالکوٹ | ۸۲۲۶۳ | ۰۴۳۲ |
| ۱۱ | بنی چوک ۵۶ سرکلر روڈ | راولپنڈی | ۷۵۱۷۵ | ۹۶ |
| ۱۲ | ۳/۱/۶ G 1159 B | اسلام آباد | ۸۲۹۱۸۶ | ۰۵۱ |
| ۱۳ | کالج روڈ | ڈیرہ غازی خان | ۲۳۹ پی پی | ۰۶۴ |
| ۱۴ | ۳۹-بی غلہ منڈی | بہاولپور | ۲۲۶۵/۲۷۹۵ پی پی | ۰۶۲۱ |
| ۱۵ | نادر شاہ بازار | بہاول نگر | ۵۳۳ پی پی | ۰۶۳۱ |
| ۱۶ | وائرلیس کالونی سرکلر روڈ | رحیم یار خان | ۴۰۱۸ | ۰۷۳۱ |
| ۱۷ | پیپل منڈی | پشاور | ۶۲۸۳۹ | ۹۷/۰۵۲۱ |
| ۱۸ | مال منڈی | بنوں | | ۰۵۲۱۸ |
| ۱۹ | | ڈیرہ اسمٰعیل خان | ۳۶۱۱ | ۰۵۲۹ |
| ۲۰ | شارع لیاقت | کوئٹہ | ۷۳۶۷۵/۷۱۱۶۴ | ۹۸/۰۸۱ |
| ۲۱ | معصوم شاہ مینارہ | سکھر | ۸۵۹۱۳ | ۰۷۱ |
| ۲۲ | بخاری مسجد | کنری | | |
| ۲۳ | جامع مسجد ختم نبوت | ٹنڈو آدم | ۵۱۳ | |
| ۲۴ | آٹو بھان روڈ لطیف آباد ۲ | حیدرآباد | ۸۴۳۱۴ | ۰۲۲۱ |
| ۲۵ | مدینہ مسجد | میرپور خاص | | |
| ۲۶ | | نواب شاہ | ۲۴۷۸ | ۹۲۳ |
| ۲۷ | دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳ | | فون ۷۱۱۶۷۱ | کوڈ نمبر ۹۰/۰۲۱ |

# ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۳ محرم تا ۹ محرم ۱۴۰۸ھ بمطابق ۲۸ اگست تا ۳ ستمبر ۱۹۸۷ء | شمارہ نمبر ۱۱



## زیرِ سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
**خان محمد صاحب مدظلہ**
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

## مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

## مدیر مسئول

**عبدالرحمٰن یعقوب باوا**

## انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

## رابطۂ دفتر

**عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت**
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۶۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

## سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

## بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے
افریقہ، — ۳۷۵ روپے
یورپ — ۳۷۵ 〃
ایشیا — ۳۷۵ 〃

## سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

## اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری — قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلورکوٹ — حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
جھنگ — غلام حسین
ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی
پشاور — مولانا نور الحق نور
لاہور — طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد خلیل

## بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —
امریکہ — چوہدری محمد شریف نکودری • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف جاوید • ایڈمینٹن — عامر رشید
ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد
لائبیریا — ہدایت اللہ • ماریشش — محمد اخلاص احمد •
باربڈس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ — اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •


ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۲۰/اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

# سانحۂ مکہ

**بیت اللہ** مسجد الحرام دنیا کا سب سے قدیم گھر ہے اسکی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ گھر عزت والا نہایت مقدس اور پاکیزہ ہے۔ یہ ظاہری باطنی حسی و معنوی دینی و دنیاوی جملہ برکات کا سرچشمہ اور منبع ہے اس گھر کو ہدایت الٰہی کا مرکز قرار دیا گیا ہے۔ اس مقدس گھر کی زیارت اور دیدار طمانیت قلبی، روحانیت کی غذا اور ایمان کی جلاء کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خاتم الانبیاء محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی ارض مقدس میں پیدا فرما کر مبعوث فرمایا۔ قرآن مجید اسی سرزمین میں نازل ہوا۔ دنیا کے تمام مسلمان نمازوں میں اسی جانب رخ کرتے ہیں، ہر سال لاکھوں حجاج کرام یہاں حج کرتے ہیں تمام مسلمانوں کے دل میں اس کی بے پناہ توقیر و تعظیم ہے۔ تمام دنیا میں یہ واحد گھر ہے جسکو "امن والا" تمام انسانوں کے لئے مرکز اجتماع، پناہ گاہ اور لوگوں کے قیام کی جگہ بتلایا گیا ہے۔ یہاں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے۔ یہ مقام ادب ہے۔ اس مقام کا ادب بے زبان پرندے اور جانور بھی کرتے ہیں۔ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ یہاں ایک دن کا روزہ باہر کے ایک لاکھ روزوں کے برابر ہے اور یہاں کی ہر نیکی باہر کی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔

حج بیت اللہ ایک اہم فریضہ ہے حج کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں۔ جسطرح میزبان کے ذمہ مہمان کے حقوق ہوتے ہیں اسی طرح مہمان کے ذمہ میزبان کے بھی حقوق ہوتے ہیں جنکی رعایت کرنا ضروری ہے۔ حجاج کرام کو قرآن مجید میں حکم دیا گیا ہے کہ وہ حج کے دنوں میں بے حجابی کی باتیں، حکم عدولی اور کسی قسم کا جھگڑا نہ کریں۔ اس آیت کے پیش نظر حجاج کرام کو نصیحت کی گئی ہے کہ وہ بے حجابی کی باتوں حدول حکمی نافرمانی (جو ہر قسم کے گناہوں کو بھی شامل ہے) سے بچے رہیں جھگڑا فساد اور جنگ و جدال کے بالکل قریب نہ جائیں۔ جھگڑا فساد ہر جگہ اور ہر حال میں منع ہے مگر حج کے مبارک دنوں اور مقدس سرزمین میں جہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے واسطے سب جمع ہوتے ہیں اور لبیک لبیک پکارتے ہیں ایسی حالت میں لڑائی جھگڑا انتہائی بے ادبی بے باکی اور شدید ترین گناہ بن جاتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص بیت اللہ کی زیارت کو آیا اور پھر یہاں کسی سے جھگڑا بدزبانی اور فساد نہ کیا تو وہ اسطرح گناہوں سے پاک ہو گیا جسطرح ماں کے پیٹ سے پاک پیدا ہوا تھا۔ نیز ارشاد فرمایا کہ حج کی خوبی نرم کلام کرنا اور لوگوں کو کھانا کھلانا ہے۔

ایام حج میں پوری دنیا سے حجاج کرام نہایت ذوق و شوق اور دینی جذبات کے ساتھ حرمین شریفین پہنچتے ہیں، بعض ایسے لوگ بھی انمیں ہوتے ہیں جنکو ایک مرتبہ حج نصیب ہوتا ہے اور وہ ایک ایک کوڑی جمع کرکے پوری زندگی کی پونجی اس راستے پر لگا دیتے ہیں۔ حج کے آداب میں سے ہے کہ ہر شخص ایک دوسرے سے تواضع اور خوش خلقی سے پیش آئے کسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ اگر کوئی دوسرا تکلیف پہنچائے تو اسکی اذیت کو برداشت کرے۔

جمعہ یکم اگست ۸۷ء کو ٹھیک سعود حرم میں ایرانی حضرات نے مرکز امن و سلامتی بیت الحرام کے سامنے بلد الحرام میں امور حج کے علی الرغم حجاج کرام کی عبادت میں خلل اندازی کرتے ہوئے جلوس نکالے اور مظاہرے کئے جسکے نتیجے میں المناک واقعہ رونما ہوا۔ انسانی جانوں کا ضیاع ہوا اور بے شمار افراد زخمی ہوئے۔

طویل عرصہ سے ہر سال حج کے موقع پر ایرانیوں کیطرف سے جلسہ جلوس، نعرے بازی، مظاہرے اور گروپ بندی کا سلسلہ جاری تھا، ماضی میں بھی سعودی حکومت نے ایران سے آنے والے افراد کو متنبہ کیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود ایرانی حضرات نے مظاہرے جلسہ جلوس کو اپنی روایت بنالیا اور اس بار اس میں کچھ زیادہ ہی شدت تھی اور یہ کوئی محض اتفاقی حادثہ نہیں تھا بلکہ حالات و قرائن اس بات کے شاہد ہیں کہ اسکی باقاعدہ منصوبہ بندی کی گئی تھی۔

اس پر سب کا اتفاق ہے کہ سب لوگ یہاں محض رضاء الٰہی کے حصول کی خاطر جمع ہوتے ہیں اور انہیں اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ وہ خدا کے گھر میں مامون و محفوظ

ہیں لیکن اس قسم کے مظاہروں سے اس احساس کو ختم کرنے اور متنازعہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

رنگ و نسل اور تمدن و ثقافت کے امتیاز سے ماوراء دنیا کے مختلف گوشوں سے آنے والے مسلمانوں کا یہ روح پرور اجتماع جہاں وحدت کی عکاسی کرتا ہے وہیں کفار کیلئے ہیبت کا مظہر بھی ہوتا ہے لیکن جب اس وحدت میں رخنہ اندازی کی جائے گی تو یہ مظاہرہ کسطرح دوسروں کیلئے متاثر کن یا ہیبت کا باعث بن سکیگا۔ نہ صرف یہ بلکہ مسلمانوں کے لیے یہ پورا عمل باعث خجالت ثابت ہوگا اور ایسے مقامات پر جہاں مسلمان دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں کسطرح اپنی دعوت کو پیش کر سکیں گے۔ اس طرح یہ گمان غالب ہو سکتا ہے کہ یہ کاروائیاں کرنے والے کفار کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں اور ان کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔

سب مسلمان جانتے ہیں کہ کعبۃ اللہ مقام رحمت ہے اس کا ادب و احترام سب کے لیئے لازم ہے اسکو دنگا فساد کے لیے منتخب کرنا عالم اسلام کے لیے باعث شرم و خجالت ہے۔ مرکز امن و امان سے ایسی گھناؤنی خبریں جب دنیا میں جائیں گی تو یقیناً غیر مسلم ہماری غلطیوں کی وجہ سے اسلام کو مورد الزام ٹھہرائیں گے اور ہماری نفسانی غلطیوں کی وجہ سے یوں یاوہ گوئی کریں گے ؎ چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

---

اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے ایک ایسی جگہ کا انتخاب کرنا جس کا اکرام و احترام مسلمان تو مسلمان کافر بھی کرتے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں بت پرست بھی بیت اللہ کا اتنا احترام کرتے تھے کہ اگر ان کے سگے باپ کا قاتل بھی حدود حرم میں ان کے سامنے آجاتا تو اس سے کسی قسم کا تعرض محض اس بنا پر نہ کرتے کہ وہ امن و سلامتی والی جگہ اور احترام والے مقام میں ہے۔ کیا آج کے اسلام کے دعویدار دور جاہلیت کے بت پرستوں اور مشرکین سے بھی گئے گذرے ہیں۔

یہ سرزمین ایسی جگہ ہے جہاں تمام نسلوں، قوموں، زبانوں، ملکوں کے لوگ احرام پہن کر لبیک لاشریک لک لبیک کا والہانہ نعرہ لگاتے ہیں۔ یہ مرکز رشد پوری دنیا کو چیلنج دیتا ہے کہ تم ایسا اتحاد و امن کا مظاہرہ کر کے دکھاؤ ایسا مقام وحدت بناؤ، ایسا جذبہ اخوت کا عملی نمونہ پیش کرو جس کی آج تک دنیا کی تاریخ مثال پیش نہ کر سکی۔ ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز کا ثبوت مذاہب باطلہ کو چیلنج کرتا ہے اور دعوت فکر دیتا ہے۔ لیکن امریکہ کی دشمنی و محبت نے خدا کے نام لیواؤں کو ایسا اندھا کر دیا ہے کہ اپنے مرکز ایمان کو گدلا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس کے تقدس کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب پاخانہ تک مت کرو۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ جس شخص نے قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکا قیامت کے دن وہ تھوک اس کے منہ پر آئے گا۔ اور قرآن مجید میں ہے ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب حصول تقویٰ کے لیے لازم ہے کہ مکۃ المکرمۃ اور مدینۃ المنورہ کا احترام جان و دل سے کیا جائے ورنہ دولت ایمان سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ ہم ایرانیوں سے درخواست کریں گے کہ وہ دشمنان اسلام کا آلہ کار بن کر حج جیسا کام نہ کریں اور لاکھوں عاشقان توحید و رسالت کو دل بھر کر مرکز اسلام سے فیضیاب ہونے دیں۔ تمام مسلمان اس شرانگیزی کے محرک لوگوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور بھرپور مذمت کرتے ہیں۔


گستاخانِ رسولؐ قادیانیوں کی مشروب ساز فیکٹری ہے۔ اس کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان عاشقِ رسولؐ کا فرض ہے

منجانب:۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

شیزان

# جس نعمت کا دوسروں کو نفع نہ پہنچایا جائے وہ چھن جاتی ہے

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ

"اور تجھے جو کچھ اللہ جل شانہٗ نے دے رکھا ہے اس میں عالم آخرت کی بھی جستجو کر، اور دنیا سے اپنا حصہ (آخرت میں لے جانا) فراموش نہ کر۔ جس طرح اللہ جل شانہٗ نے تیرے ساتھ احسان کیا تو بھی (بندوں پر) احسان کر (اور خدا کی نافرمانی اور حقوق کو ضائع کر کے) دنیا میں فساد نہ کر۔ بے شک اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(قصص۔ ع ۸)

یہ قرآن میں مسلمانوں کی طرف سے قارون کو نصیحت کا بیان ہے۔ اس کا پورا قصہ آگے آرہا ہے۔ سُدّی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آخرت کی جستجو کرنے کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ کر، اللہ جل شانہٗ کا تقرب حاصل کر اور صلہ رحمی کر۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "دنیا سے اپنا حصہ مت بھول" کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کرنا نہ چھوڑ۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، یہ دنیا سے اپنا حصہ ہے۔ جس کا ثواب آخرت میں ملتا ہے۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بقدر ضرورت اپنے لیے روک کر باقی زائد کا خرچ کر دینا اور آگے چلتا کر دینا یہ دنیا میں سے اپنا حصہ ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ایک سال کا خرچ روک کر باقی کا صدقہ کر دے۔

(در منثور) آدمی کا اپنی دنیا میں سے اپنی آخرت کا حصہ بھلا دینا اپنے نفس پر انتہائی ظلم ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن آدمی ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا جیسا کہ (ضعف اور ذلت کے اعتبار سے) بھیڑ کا بچہ ہو۔ وہ حق تعالیٰ شانہٗ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ وہاں سے مطالبہ ہوگا کہ میں نے تجھے مال دیا، دولت عطا کی، تجھ پر بڑے بڑے احسانات کئے۔ تو نے میرے انعامات میں کیا کارگزاری کی۔ وہ عرض کرے گا، یا اللہ! میں نے مال خوب جمع کیا، اور خوب بڑھایا، اور جتنا مال تھا اس سے بھی زیادہ اس کو کر کے دنیا میں چھوڑ آیا۔ آپ مجھے دنیا میں واپس کر دیں، تو میں وہ سب کچھ اپنے ساتھ لے آؤں۔

ارشاد ہوگا۔ وہ دکھاؤ جس کو ذخیرہ بنا کر آگے بھیج رکھا ہو وہ پھر بھی عرض کرے گا کہ یا اللہ میں نے اس کو بہت ہی جمع کیا اور بڑھایا، اور جتنا بھی تھا، اس سے بھی زیادہ کر کے چھوڑ آیا۔ مجھے آپ واپس بھیج دیں، میں وہ سارا ہی ساتھ لے آؤں۔ بالآخر جب اس کے پاس ذخیرہ ایسا نہ ہوگا جس کو آگے بھیج رکھا ہو۔ تو اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(مشکوٰۃ) یہ اللہ جل شانہٗ اور اس کے پاک رسول ﷺ کے ارشادات بڑے غور اور بڑے اہتمام سے عمل کرنے کی چیزیں ہیں، سرسری پڑھ کر چھوڑ دینے کے واسطے نہیں ہیں۔ دنیا کی زندگی کو جو بالکل خواب کی مثال ہے، بہت اہتمام سے آخرت کی تیاری کے لئے غنیمت سمجھو۔ اور جو کمایا جا سکے کما لو۔ حق تعالیٰ شانہٗ مجھے بھی توفیق عطا فرمائے۔

ترجمہ:۔ تم لوگ ایسے ہو کہ تم کو اللہ کی راہ میں (تھوڑا سا) خرچ کرنے کو بلایا جاتا ہے سو اس پر بھی تم میں سے بعض آدمی بخل کرنے لگتے ہیں۔ (اگر زیادہ مانگا جاتا تو کیا کرتے)، اور جو شخص بخل کرتا ہے۔ وہ خود اپنے ہی سے بخل کرتا ہے۔ (اس لئے کہ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا نفع اسی کو ملتا۔) اللہ تعالیٰ تو غنی ہے۔ (اس کو تمہارے مال کی پرواہ نہیں) اور تم محتاج ہو۔ (دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی) اور اسی لئے تمہیں صدقہ کا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ اس کا نفع تمہیں کو پہنچتا ہے، اور اگر تم (اللہ تعالیٰ کے احکام سے) روگردانی کرو گے۔ تو خدا تعالیٰ تمہاری جگہ کسی دوسری قوم پیدا کر دے گا۔ اور پھر وہ تم جیسے (روگردانی کرنے والے) نہ ہوں گے (بلکہ نہایت فرمانبردار ہوں گے)

(محمد۔ ع ۴)

**ف** :۔ یہ بات ظاہر ہے کہ اللہ جل شانہٗ کی کوئی غرض ہماری خیرات اور صدقات کے ساتھ وابستہ نہیں ہے اس نے جس قدر زیادہ ترغیبیں اپنے پاک کلام اور اپنے پاک رسول ﷺ کے ذریعے سے فرمائی ہیں۔ وہ ہمارے ہی نفع کے واسطے ہیں چنانچہ پہلی فصل میں بہت سے دینی اور دنیوی فوائد صدقہ کے گزر چکے ہیں، اور جب ایک حاکم، مالک، خالق حقیقی کسی شخص کو ایسے کام کا حکم کرے جس سے حکم کرنے والے کا کوئی نفع نہ ہو۔ بلکہ جس کو حکم دیا ہے اسی کا نفع ہو۔ اور پھر بھی وہ حکم عدولی کرے۔ تو یقیناً اس کا خمیازہ بھی بھگتے وہ ظاہر ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ بہت سے لوگوں کو نعمتیں اس لئے دیتا ہے کہ لوگوں کو نفع پہنچائیں جب تک وہ لوگ ایسا کرتے ہیں، وہ نعمتیں ان کے پاس رہتی ہیں، جب وہ اس سے روگردانی کرنے لگتے ہیں، وہ نعمتیں ان سے چھین کر حق تعالیٰ شانہٗ دوسروں کی طرف منتقل کر دیتے ہیں۔ (کنز) اور یہ نعمتیں مال ہی کے ساتھ مخصوص نہیں، عزت، وجاہت اثر وغیرہ سب ہی چیزیں اس میں داخل ہیں۔ اور سب کا یہی حال ہے۔ بعض احادیث میں آیا ہے کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی کہ "اگر تم روگردانی کرو گے تو اللہ جل شانہٗ دوسری قوم کو پیدا کر دے گا۔" تو بعض صحابہؓ نے پوچھا حضور ﷺ یہ لوگ کن میں سے ہوں گے، جو ہماری روگردانی کی صورت میں ہمارے بدل ہوں گے تو حضور ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے مونڈھے پر ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمایا۔

باقی ص ۳۳ پر

# قبر مٹی کا ڈھیر لیکن عبرت کا مقام

محمد اقبال حیدر آباد

سو جن کے ناموں سے لرزتے تھے زمین و آسمان۔ خاموش قبروں میں پڑے ہیں یوں نہ ہاں کچھ بھی نہیں۔ کیا تم کبھی ان جگہوں سے گزرے ہو۔ جہاں چھوٹی چھوٹی گھاس اگتی ہے۔ مٹی کے ڈھیروں کے نشانات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قبریں ہیں۔ قبر بظاہر مٹی کا ڈھیر۔ لیکن اس کے اندر حسرت ہی حسرت اور عذاب ہی عذاب ہے۔ اوپر تو پھولوں میں طرح طرح کی گلکاریاں، مگر اندر جہنم کی بلائیں۔ اور آگ کے شعلے۔ قبر کی جوش زنی کا اندازہ کرنا ہو تو ہنڈیا کو چولہے پر کھولتے ہوئے دیکھیے۔ خدا کی قسم! قبر ایسی نصیحت کرتی ہے کہ کسی واعظ کے .... وعظ کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ قبر ہر پاس سے گزرنے والے کو پکار پکار کر کہتی ہے اے دنیا کے تعمیر کرنے والو! تم اس گھر کو بنانے میں بڑی محنت کرتے ہو۔ جو ایک نہ ایک دن برباد ہو کر رہے گا لیکن اس کسی سے وفا نہیں کرتی۔ تو پہلے آنے والے باقی رہتے یاد رکھو! اس زمین کو بڑے بڑے سرکشوں اور بڑے بڑے بادشاہوں نے روندا ہے۔ مگر انجام کار زمین نے ان روندنے والوں کو بھی اپنے اندر چھپا لیا ہے۔ اور لوگ ان کے ناموں تک کو بھول گئے۔ خدا جانے کیسی کیسی صورتیں اس خاک میں پنہاں ہیں۔ خدا جانے ان پر کیا بیت رہی ہے۔ قبر کے یہ ڈھیر عبرت ہی عبرت سے لبریز ہیں۔

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ جن کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ان دس خوش بختوں میں سے ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں جنتی ہونے کا سرٹیفکیٹ دے دیا۔ دو لخت جگر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کے نکاح میں آئی تھیں۔ اور دوسری کے وصال کے بعد فرمایا کہ عثمان اگر میری تیسری بچی ہوتی۔ تو وہ بھی تیرے نکاح میں دے دیتا۔ اس حد تک بلند مقام کے مالک وہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تھے۔ اتنا روتے تھے یہاں تک کہ آپ کی داڑھی کے بال بھیگ جاتے تھے۔ آپ سے کہا گیا۔ کہ آپ جنت اور دوزخ کا ذکر کرتے ہیں۔ تو نہیں روتے۔ اور قبر کے پاس آپ کھڑے ہو کر رو پڑتے ہیں۔ تو فرمایا کہ قبر جو ہے یہ آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ اس میں انسان اگر اللہ کے عذاب سے بچ گیا۔ تو پھر باقی منازل آسان ہو جائیں گی۔

گھر کی فکر نہیں کرتے ہو جس کی طرف دوڑے چلے آرہے ہو۔ اور ہمیشہ اس میں رہنا ہے۔ تم ایسا گھر بناتے ہو۔ جس کا فائدہ لوگوں کو پہنچے گا۔ اور ان گھروں کی تعمیر نہیں کرتے ہو۔ جس میں تم ہمیشہ رہنے والے ہو۔ خدا جانے تم پر کیسی غفلت طاری ہو چکی ہے۔ جو تمہیں یاد نہیں کرتے کہ آخر خود میں ہی تمہیں ایک دن آنا ہے۔ یہ وہ گھر ہے۔ جس میں اس کا مالک دوڑ کر آتا ہے۔ اور اپنے اعمال کو جو دنیا میں کرکے آتا ہے۔ یہاں رکھا ہوا پاتا ہے قبر دنیا کی کھیتی کا کھلیان ہے۔ اور مقام عبرت، کسی کے واسطے جنت کا باغیچہ اور کسی کے واسطے جہنم کا گڑھا۔

یہ قبر جو دیکھنے میں صرف ایک مٹی کا ڈھیر اور انتہائی پرسکون معلوم ہوتی ہے خدا جانے اندر کیا ہے؟ ایک روایت میں ہے۔ کہ اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ قبر کے اندر کیا ہو رہا ہے۔ تو تم شاید مردے دفنانے ہی نہ آؤ۔

اے غافل انسان تو دنیا کی بے ثباتی پر کیوں ناز کرتا ہے۔ کیا تو اس بات سے بے خبر ہے۔ کہ آخر تجھے یہاں ہمیشہ نہیں رہنا۔ یہ دنیا کبھی کسی کی نہیں ہوئی۔ اور اگر یہ

# قدح در مدح

مولانا زاہد الحسینی

آکثر مؤرخین حضرات اور مقالہ نگار حضرت شیخ الہند محمود حسن اسیر مالٹا قدس سرہٗ العزیز کے بارے میں مندرجہ ذیل قسم کے کلمات کہہ کر یا تحریر فرما کر بزعم خویش ان کی کمال شجاعت اور استقلال عزیمت کا اظہار کرتے ہیں۔ جو نہ صرف حقیقت حال کے خلاف ہے۔ بلکہ مجاہد جلیل کی توہین ہوتی ہے وہ کلمات کچھ یوں ہیں۔

"حضرت شیخ الہندؒ کے وصال کے بعد غسل کے وقت ان کی پیٹھ پر کچھ نشانات پائے گئے۔ ان کے قریبی خدام سے معلوم کیا گیا تو انہوں نے فرمایا۔ کہ یہ ان بیدوں اور کوڑوں کے نشانات ہیں جو حضرت کو اسارت مالٹا کے زمانہ میں لگائے جاتے تھے" انا للہ۔

اس روایت کی نہ تو کوئی دلیل ہے۔ اور نہ کوئی ثبوت بلکہ واقعہ بالکل اس کے برعکس ہے حضرت شیخ الہندؒ خادم خاص اور بے نظیر جاں نثار حضرت مدنی اسیر مالٹا نے آپ کے زمانہ اسارت میں عظمت اور عزت کا حال یوں پیش فرمایا ہے۔ کہ

"یورپین قومیں ہر اس شخص کو جو اپنی قوم اور وطن کا فدائی اور خیرخواہ ہو۔ نہایت عزت اور وقعت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ اور اس کا احترام کرتی ہیں۔ اگرچہ سیاسۃً وہ دشمن ہی ہو۔ مالٹا کی اسارت گاہ میں بڑے بڑے فوجی اور ملکی افسر انگریز آتے تھے۔ تو حضرت شیخ الہند کو دور سے دیکھ کر ہیٹ (انگریزی ٹوپی) اتار کر سلام کرتے تھے۔ اور باادب کھڑے ہو کر گفتگو کرتے تھے۔ حضرت شیخ الہند کھڑے بھی نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ بسا اوقات اپنے ترجمہ قرآن کے لکھنے میں

باقی ص ۳۰ پر

# قرآن اور فہمِ قرآن

تحریر محمد اشرف طالبعلم
گورنمنٹ ایس ای کالج بہاولپور

قرآن مجید کا پڑھنا اور پڑھانا، اس کا سمجھنا اور سمجھانا، اس کے اسرار و رموز سے واقف ہونا ہمارے لئے دو حیثیتوں سے نہایت ضروری ہے۔ ایک تو یہ کہ ہم مسلمان ہیں اور قرآن کریم کو صحیفۂ آسمانی اور کتاب ہدایت مانتے ہیں۔ اور اس کو تمام پچھلی آسمانی کتابوں کا تکملہ گردانتے ہیں ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ آخری کتاب خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہوئی ہے جن کے بعد کتب و رسائل کا سلسلہ ختم ہے۔ اگر ہم ان عقائد میں مخلص ہیں۔ تو اس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ کتاب ہمیں سب سے زیادہ محبوب ہونی چاہیئے اس کو ہماری روزمرہ زندگیوں میں سب سے زیادہ دخل ہونا چاہیئے افسوس صد افسوس کہ مشاہدہ اس کے برعکس ہے۔

اگر ہم عقیدہ سے قطع نظر صرف انسان کی حیثیت سے بھی دیکھیں، تب بھی قرآن کریم ہماری توجہ کا مرکز ہونا چاہیئے، دنیا بھر کے مؤرخین اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جس مختصر عرصے میں قرآن مقدس نے ایک نہایت عظیم الشان انقلاب برپا کیا ہے۔ تاریخ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس کتاب نے دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک لوگوں کے ہر گوشۂ زندگی کو متاثر کیا ہے اس نے معجزانہ طور پر لوگوں کے افکار و نظریات بدل ڈالے ہیں تہذیب و تمدن اور آئین و قانون تک بدل ڈالے ہیں۔ ہر وہ انسان جو زندگی کے مسائل پر سنجیدگی سے سوچنے کا عادی ہے۔ یہ ضرور جاننا چاہے گا کہ آخر وہ کون سی بات اس کتاب میں ہے۔ جس نے عرب کے بدوؤں کو تہذیب و تمدن کا علمبردار بنا دیا کیا چیز تھی جس نے شتربانوں کو جہانبانی کے رازہائے سربستہ سے آشنا کر کے منبرِ دین کا امیر بنا دیا۔

لیکن آج ہمیں ایک اور حیثیت سے بھی معاملہ پر غور کرنا ہوگا کہ وہ کتاب جس نے تہذیب و تمدن کے ناآشناؤں کو بام عروج تک پہنچا دیا تھا۔ آج اس کے ماننے والے ذلت و رسوائی کی زندگی کیوں گزار رہے ہیں جبکہ اب بھی ہم نے قرآن کو اپنے سینوں سے لگا رکھا ہے ہم اس کو قیمتی جزدانوں میں لپیٹ کر اور خوشبوؤں میں بسا کر طاقوں کی زینت بناتے ہیں۔ اب بھی لاکھوں افراد کے سینوں میں اس کا حرف حرف محفوظ ہے۔ اسے کثرت سے پڑھا اور سنا جاتا ہے۔ ہر اچھے کام کا افتتاح کرنا ہو تو اسی کی مقدس آیات سے اس کا آغاز کیا جاتا ہے کسی پر جن بھوت کا اثر ہو تو اس کی آیات مقدسہ کا دھوون پلایا جاتا ہے۔ ہم اسے آنکھوں سے دیکھنا بھی اپنے لئے باعث برکت سمجھتے ہیں۔ اس کے باوجود بھی،

؎ ہم سے یہ گلہ ہے کہ وفادار نہیں

اور ہم سے کہا جاتا ہے،

؎ تھے معزز وہ زمانے میں مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

بات دراصل یہ ہے کہ کسی چیز کو غلط استعمال کرنا یا اس کا استعمال یا کسی کے منصب کو نہ سمجھتے ہوئے اسے کم تر مقاصد کے لئے استعمال کرنا اس کو ترک کر دینے کے برابر ہے ہمارے ہاتھ میں ایک بندوق دی جاتی ہے کہ اس سے اپنی حفاظت کریں۔ اور دشمن کا مقابلہ کریں لیکن ہم اس پر کپڑا منڈھ کر الماری کے ایک کونے میں رکھ دیتے ہیں یا مچھر مارنے کے کام میں لاتے ہیں یہی مذاق دراصل ہم نے قرآن پاک کے ساتھ کر رکھا ہے۔ اور اسی وجہ سے ہم قرآن کریم کے فیوض و برکات سے محروم ہیں۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ "الاتقان" میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمیؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے ان لوگوں نے بیان کیا جو قرآن مجید پڑھتے پڑھاتے تھے مثلاً حضرت عثمان بن عفانؓ و عبداللہ بن مسعودؓ وغیرہما کہ ان لوگوں کا دستور تھا کہ اگر نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ سے دس آیات بھی پڑھ لیتے تھے تو جب تک ان آیات کے تمام علم و عمل کو اپنے اندر جذب نہ کر لیتے آگے قدم نہ بڑھاتے انہوں نے کہا کہ ہم نے قرآن کے علم و عمل دونوں کو ایک ساتھ حاصل کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ایک ایک سورۃ کے حفظ و مطالعہ میں برسوں لگا دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے متعلق روایتوں میں آیا ہے کہ آپ نے سورۃ بقرہ کے تدبر پر پورے آٹھ برس صرف کئے پس معلوم ہوا کہ قرآن کریم کا مطالعہ جس انداز سے صحابہ کرامؓ فرماتے تھے وہ ہمارے مطالعہ قرآن سے بالکل مختلف ہے۔ اور یہی انداز ان اصحاب کی سربلندی کا راز تھا۔

جس طرح نماز کے لئے وضو اور طہارت شرط ہے۔ اور نماز کی برکت آدمی کو اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جب وہ وضو اور طہارت کے شرائط پورے کر کے نماز کا قصد کرے اسی طرح فہم قرآن کے لئے بھی کچھ شرائط درکار ہیں۔ ان کے بغیر قرآن کے فیوض سے ہم زیادہ سے زیادہ مستفیض نہیں ہو سکتے۔

سب سے پہلی چیز نیت کی پاکیزگی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی قرآن مجید کو صرف طلب ہدایت کے لئے پڑھے ورنہ اس کے علاوہ جو بھی مقصد ہوگا ہو سکتا ہے۔ وہ مقصد اسے حاصل ہو جائے لیکن قرآنی برکات سے وہ اور دور ہوتا چلا جائے گا۔ قرآن کو اس نیت سے پڑھنا کہ لوگ اسے مفسر قرآن سمجھنے لگیں، مطالعہ قرآن سے اپنے قائم کردہ نظریہ کی تائید میں دلیلیں تلاش کرنا اس سے پاکیزگی نیت پر حرف آتا ہے۔ اور فہم قرآن کے دروازے ہم پر بند کر دیئے جاتے ہیں۔

دوسری چیز یہ ہے کہ قرآن کریم کو ایک برتر کلام مانا جائے۔ (بنیادی کتب کے لئے تو اسکن یا بیکن (انگریز مفکر) کا یہ قول رہ گیا ہے کہ "کتاب پڑھنے سے پہلے اس کے متعلق کوئی رائے قائم نہ کی جائے۔ نہ اسے تنقیصی نظر سے پڑھا جائے اور نہ تعریفی۔ بلکہ تنقیدی نقطہ نظر سے اس کا مطالعہ کیا جائے لیکن قرآن پاک جسے ہم کلام الٰہی مانتے ہیں۔ اور جو اپنے پیچھے ایک ایسی عظیم الشان تاریخ رکھتا ہے۔ کہ جس کی نظیر کرہ ارضی پر ملنی مشکل ہے۔ اس نے عالم انسانیت کو جہت ترقی کی طرف بڑھایا ہے۔ وہ قوم جس میں امرؤالقیس جیسی شخصیتیں بمشکل پیدا ہوتی تھیں قرآنی اعجاز کی بدولت اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور حضرت عمر فاروق رضؓ جیسی شخصیتیں جلوہ گر ہوئیں۔ اس شواہد کے ہوتے ہوئے قرآن کے متعلق پہلے ہی سے اچھی رائے قائم کرلینے میں ہم حق بجانب ہیں۔ اس کو تمام کتابوں سے افضل و برتر سمجھا گیا تب ہی ہم اس پر محنت صرف کرسکیں گے جس کے بغیر گوہر ہائے نایاب کا حصول ناممکن ہے۔

فہم قرآن کے لئے تیسری اور اہم شرط یہ ہے۔ کہ ہمارے اندر اس کے تقاضوں کے مطابق اپنے آپ کو بدلنے کا عزم ہو۔ ایک شخص جب قرآن حکیم کا بغور مطالعہ کرتا ہے۔ تو قدم قدم پر یہ احساس ہوتا ہے۔ کہ قرآن مقدس کے تقاضے اس کی خواہشوں اور چاہتوں سے بالکل مختلف ہیں۔ عزم و ہمت والے سنبھل و سلاسل سے بھی بے پرواہ ہوکر صراط مستقیم اختیار کرلیتے ہیں لیکن کچھ لوگ جب قرآنی سانچے میں اپنے آپ کو نہیں ڈھال سکتے۔ تو قرآن کو اپنی خواہشات کے مطابق بنالیتے ہیں۔ علامہ اقبال مرحوم کیا خوب فرماگئے ہیں۔

سہ خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق

تیسرا گروہ اپنے نفس کی پیروی کرتا ہے یہ سب شیطانی راہیں انسان کو ہلاکت اور تباہی کی طرف لے جاتی ہیں کامیابی اور فلاح کا راستہ صرف یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو قرآنی تقاضوں کے مطابق ڈھالے۔ اس کے لئے ہر قربانی پر آمادہ ہوجائے کچھ عرصے تک اس کی آزمائش ہوتی ہیں پھر اس کے لئے سعادت کی راہیں کھول دی جاتی ہیں۔ ایک دروازہ اس کے لئے بند ہوتا ہے۔ تو خدا اس کے لئے دوسرا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اگر ایک ماحول سے وہ چھینکا جاتا ہے۔ تو دوسرا ماحول اس کے خیر مقدم کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ اس حقیقت کی طرف قرآن حکیم نے ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔

## قرآن کی تلاوت

جنت کا راستہ ہے قرآن کی تلاوت
انعام بے بہا ہے قرآن کی تلاوت
بیچارہ گاں کا چارہ مظلوم کا سہارا
بے کس کا آسرا ہے قرآن کی تلاوت
ملتی ہیں نیکیاں دس ہر حرف کے صلے میں
اللہ کی عطا ہے قرآن کی تلاوت
آنکھوں کو نور دل کو ہوگا سرور حاصل
پرکیف و پر ضیا ہے قرآن کی تلاوت
مشتاق دید آئیں مسرور ہوتے جائیں
دیدار مصطفٰے ہے قرآن کی تلاوت
ہوتی ہے بیٹھے بیٹھے سیر اس کو دو جہاں کی
جو شخص کررہا ہے قرآن کی تلاوت
باطل قریب آئے کیسے کہ پاس میرے
اک تیر بے خطا ہے قرآن کی تلاوت
بے مانگے کیوں نہ پوری اختر ہو دل کی حاجت
گنجینۂ دعا ہے قرآن کی تلاوت

(محمد سعید اختر شجاع آباد)

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (۲۹، العنکبوت)

ترجمہ:۔ اور جو ہماری راہ میں جدوجہد کریں گے ہم ضرور ان پر اپنی راہیں کھولیں گے۔ اللہ تعالیٰ خوبی کے طالبوں کے ساتھ ہے۔

چوتھی شرط فہم قرآن کے لئے یہ ہے۔ کہ اس پر تدبر کیا جائے۔ خود قرآن پاک اس کی دعوت دیتا ہے۔ اور جو لوگ اس پر غور و فکر نہیں کرتے۔ ان کو تنبیہ کرتا ہے۔ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (۲۴۔ محمد)

ترجمہ:۔ کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے۔ کیا ان کے دلوں پر تالے چڑھے ہوتے ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو قرآن مجید کے مخاطب اول تھے وہ قرآن کو برابر تدبر کے ساتھ پڑھتے تھے۔ صحابہؓ نے قرآن کریم کے مطالعہ کے لئے حلقے قائم کئے ہوئے تھے جن میں اہل ذوق حضرات مجتمع ہوکر فرقان حمید کا اجتماعی مطالعہ کرتے تھے آخری نبی حضرت محمدؐ کو ایسے حلقوں سے خاص دلچسپی تھی۔ بعد میں خلفائے راشدین کے دور میں بھی ایسے حلقے قائم ہوتے رہے۔ لیکن تدبر قرآن کے معنی یہ نہیں۔ کہ اپنی فکری روشنی میں اسے سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ بلکہ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ احادیث کا مطالعہ ہو۔ عربی زبان پر عبور ہو۔ اور زمانۂ نبوت پر گہری نظر ہو۔ اور اس میں سخت محنت کی ضرورت ہے۔

مختصر یہ کہ فہم قرآن کے ان اصولوں پر عمل پیرا ہونے کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہم قرآن سے ہدایت پائیں خدانخواستہ اس گروہ میں شامل نہ ہوجائیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۔ اس کے ذریعے اللہ بہتوں کو گمراہ کرتا ہے۔ بلکہ اس پر اس طرح عمل کریں۔ کہ ہدایت پانے والوں کی صف میں داخل ہوسکیں۔

# میسر، جوا، خمر، شراب

حافظ محمد شفیق بدر۔ قصور

اسلام سے قبل عرب میں جوئے اور شراب کا عام رواج تھا، انہیں مردانگی کا جوہر سمجھا جاتا تھا ارشاد ہے کہ بے شک ان میں دنیاوی فوائد ہیں لیکن ان میں بڑا گناہ بھی ہے۔ مراد یہ کہ کسی چیز کے جائز یا ناجائز ہونے کا معیار یہ نہیں، کہ اس سے کس قدر دنیاوی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے کہ نہیں۔ اگر اجازت خداوندی سے محروم ہے تو چاہے کوئی چیز کتنے ہی فوائد کا سرچشمہ کیوں نہ ہو، حرام ہے۔ یہ درست ہے کہ بعض چیزوں کا گناہ کم ہوتا ہے۔ اور بعض کا زیادہ لیکن جہاں تک جوئے اور شراب کا تعلق ہے۔ ان کا گناہ ان کے فوائد پر بہت بھاری ہے۔

سورۃ مائدہ کی ایک آیت میں قطعی ممانعت آئی ہے کہ یہ ناپاک چیزیں ہیں۔ اور شیطانی عمل۔ لہٰذا اجتناب کرو۔

**مَیسر:۔** عہد قدیم و جدید کی وہ سب ایجادیں اور ہتھکنڈے جن سے جوئے کا کام لیا جائے حرام ہیں۔ میسر کا مادہ یُسر یعنی آسانی ہے جوئے میں چونکہ تن آسانی کا جذبہ بنیادی کام کرتا ہے۔ اس لئے اس کا نام مَیسر ہے

**خمر:۔** یہ لفظ اصل لغت کی رو سے فقط انگوری شراب کے معنی دیتا ہے لیکن اسلامی اصطلاح میں وسیع معنی رکھتا ہے۔ خمر سے مراد فقط وہ چیز نہیں، جسے عام بولی میں شراب کہتے ہیں۔ بلکہ بقول حضرت عمرؓ "اَلْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ"۔ خمر وہ ہے۔ جو عقل پر پردہ ڈال دے۔ (مشکوٰۃ) چنانچہ اس کا ہم مادہ لفظ خمار عربی میں اوڑھنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔ اور اس کا استعمال حرام ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا جاتا ہے كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ (مسلم) پینے کی جو چیز نشہ دے جائے حرام ہے۔ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (مسلم) ہر مستی آور شے خمر ہے۔ اور ہر مستی آور شے حرام ہے۔ خمر کی ایک نہایت ہی جامع و مانع تعریف حضورؐ کی اس حدیث میں ہے۔ کہ "مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حرام" (ترجمہ) جو چیز کثیر مقدار میں نشہ دے وہ قلیل مقدار میں بھی حرام ہے۔

ان اقوال مبارکہ کی روشنی میں ہم آسانی سے بتا سکتے ہیں۔ کہ شراب کا اطلاق کس چیز پر ہوتا ہے۔ بھنگ، چرس اور افیم وغیرہ بھی خمر ہی کے زمرے میں آتی ہیں لیکن اصطلاحاً انہیں خمر نہیں کہہ سکتے۔

شراب نوشی کی مذمت میں جناب رسالت مآبؐ سے جو روایات منقول ہیں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں

(۱)۔ جس نے زندگی میں شراب پی۔ اس پر قائم رہا۔ اور بغیر توبہ کے مرگیا۔ اسے آخرت (یعنی جنت) میں شراب نہیں ملے گی۔ (مشکوٰۃ)

(۲)۔ اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے کہ جو شخص شراب پیتا ہے اسے آخرت میں اہل النار کا پسینہ اور نچوڑ پلائے گا۔

(۳)۔ جس نے شراب پی۔ اور توبہ نہ کی۔ تو چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ (تفسیر خازن بحوالہ ابوداؤد، مشکوٰۃ)

ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے بندش شراب پر

باقی صفحہ ۳۰ پر


اطبار کرام و معالجین حضرات

آیورویدک

جڑی بوٹیوں کے

کشتہ جات

اور

نمکیات

صحیح اجزاء سے تیّار کردہ

قرابادینی مرکّبات

پیش کرنے والا ممتاز ادارہ

الحافظ دواخانہ منچن آباد ضلع بہاولنگر

# فتنۂ اولاد

محمد اسعد بیگ پنشنر مرحوم
ملتان

یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَاَوْلَادِکُمْ عَدُوًّا لَّکُمْ فَاحْذَرُوْھُمْ ج

(سورۃ التغابن آیت نمبر ۱۴)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! تمہاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن بھی ہیں سو ان سے بچتے رہو.....

اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ ط وَاللّٰہُ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ. سورۃ التغابن آیت نمبر ۱۵.

ترجمہ:۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے محض آزمائش ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے پاس تو بڑا اجر ہے۔ خوش نصیب ہیں، وہ بے اولاد جو اس فتنہ سے محفوظ ہیں کیونکہ انہیں اولاد کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا بدلہ گستاخی بے ادبی نمک حرامی اور احسان فراموشی کی تلخی سے نہیں ملتا۔

حضرت لاہوریؒ اکثر فرمایا کرتے تھے... اللہ تعالیٰ سے صرف اولاد کے لئے دعا نہ مانگا کرو، بلکہ نیک اولاد کی تمنا اور دعا کیا کرو، نیک اولاد والدین کے لئے دنیا و آخرت میں عزت و مسرت، اور نجات کا باعث بن سکتی ہے، خدانخواستہ کسی گناہ کے باعث اولاد بگڑ جائے، غلط تربیت اور گندے ماحول کا اثر قبول کرے، یا اولادِ آدمؑ کا ازلی دشمن شیطان اسے اغوا کرے اور بہکا کر گمراہ کر دے۔ اور وہ اولاد دنیا و آخرت میں وبالِ جان بن جاتی ہے۔

## والدین کے خلاف استغاثہ

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَکُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ہ رَبَّنَآ اٰتِھِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْھُمْ لَعْنًا کَبِیْرًا ہ سورۃ الاحزاب پارہ نمبر ۲۲ آیت نمبر

ترجمہ:۔ اور کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہا مانا۔ (بڑوں میں ابا اور اماں پہلے آتے ہیں) سو انہوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ اے ہمارے رب انہیں دوگنا عذاب دے۔ اور ان پر بڑی لعنت کر۔

حضرت لاہوریؒ نے مزید فرمایا۔

مسلمانو! تم نے اپنی اولاد کو بی اے، ایم اے، پی ایچ ڈی تو کرایا، وکالت اور ڈاکٹری پڑھائی، مگر دین نہ سکھایا۔ تو ایسی اولاد کا کیا فائدہ؟ جو اپنے باپ کے جنازے پر دعا جنازہ بھی نہ پڑھ سکے۔ اگر آپ نے پیرس، برلن اور ٹوکیو کی یونیورسٹیوں سے ڈگریاں حاصل کرلیں، مگر قرآن مجید سے جاہل رہے، تو قبر جہنم کا گڑھا بن جائے گی!! خدا کی پناہ!

اس دور میں اکثریت اولاد کی شاکی ہے اور اولاد کی نافرمانی بین الاقوامی مسئلہ بن گیا ہے۔ آثارِ قیامت کی احادیث مبارکہ میں بھی اولاد کی نافرمانی کا تذکرہ موجود ہے کہ "دوست سے نیک سلوک کرے گا۔ اور باپ پر ظلم و ستم کرے گا۔" حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو دعا تعلیم فرمائی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنِ امْرَاَۃٍ تُشَیِّبُنِیْ قَبْلَ الْمَشِیْبِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّلَدٍ یَّکُوْنُ عَلَیَّ وَبَالًا وَّاَعُوْذُ بِکَ مِنْ مَّالٍ یَّکُوْنُ عَلَیَّ عَذَابًا۔

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں، ایسی عورت سے جو مجھے بڑھاپے سے قبل بوڑھا کر دے اور تیری پناہ چاہتا ہوں، ایسی اولاد سے جو میرے لئے وبالِ جان بن جائے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں، ایسے مال سے جو میرے لئے عذاب بن جائے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

## امام الاولیاءؒ کا پیغام اہل خیر کے نام

بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التسلیمات والتحیات فقیر ابوالخلیل خان محمد عفی عنہ کی طرف سے جمیع اہل خیر مسلمانان پاکستان کی خدمت میں پرزور اور پُردرد اپیل ہے کہ دریا خان ضلع بھکر میں مولانا شبیر احمد صاحب کی زیر نگرانی مسجد عثمانیہ کی تعمیر شروع ہے۔ جس کی بنیاد کا فقیر کو شرف حاصل ہوا ہے۔ اس کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے لیے صدقہ جاریہ کا اندوختہ کریں۔ اللہ تعالیٰ مسجد عثمانیہ کی تکمیل فرماتے اور امداد کرنے والوں کی امداد قبول فرما کر اپنی رضامندی و خوشنودی سے سرفراز فرماتے۔

والسلام فقیر خان محمد، خانقاہ سراجیہ

ترسیل کا پتہ:۔ شبیر احمد مہتمم مسجد و مدرسہ عربیہ جامعہ عثمانیہ نزد نہر کالونی دریا خان ضلع بھکر

# صحابئ رسول

# حضرت زید بن خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہجرت نبوی کے تیسرے سال اُحد کے میدان میں معرکۂ حق و باطل برپا ہوا تو چشم فلک نے ایک عجیب منظر دیکھا۔ بلند و بالا قد اور گندم گوں رنگ کے ایک نورانی صورت مجاہد، قمیص اور زرہ سے بے نیاز، ننگے بدن مشرکین مکّہ کی صفوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں اس حالت میں دیکھا تو بیتاب ہو گئے۔ آگے بڑھ کر انہیں روک لیا اور کہا، "خدا کی قسم میں آپ کو اس حالت میں دشمن کا ہدف نہیں بننے دوں گا!" یہ کہہ کر اپنی زرہ اتار کر ان صاحب کو پہنا دی۔ اس وقت تو انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات مان لی لیکن تھوڑی دیر کے بعد زرہ اتار پھینکی اور پھر سینہ عریاں کئے شمشیر بدست دشمن کی طرف بڑھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پھر دوڑتے ہوئے اُن کے پاس گئے اور پوچھا کہ آپ نے زرہ کیوں اتار دی ہے؟ انہوں نے کڑک کر کہا: "عمر میرے راستے سے ہٹ جاؤ، اگر تم شہادت کے تمنائی ہو تو میرے دل میں بھی شوق شہادت کے شعلے بھڑک رہے ہیں، زرہ وہ پہنے جس کو زندگی عزیز ہو میں تو اپنی زندگی راہ حق میں بیچ چکا ہوں!"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے اور سر جھکائے ہوئے واپس اپنی صف میں آ گئے۔ ادھر وہ صاحب برہنہ تن ہی دشمنوں کی صفوں میں گھس گئے اور اس جوش اور وارفتگی سے لڑنے لگے کہ شجاعت بھی آفریں پکار اٹھی۔ یہ مرد حُر کا جن کو شوق شہادت نے قمیص اور زرہ سے بے نیاز کر دیا تھا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ بن خطاب عدوی تھے

سیدنا حضرت ابو عبدالرحمٰن زید رضی اللہ عنہ بن خطاب کا شمار بڑے جلیل القدر صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کا تعلق قریش کے خاندان "بنو عدی" سے تھا۔ سلسلۂ نسب یہ ہے۔ زید رضی اللہ عنہ بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ ابن رباح بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کے سوتیلے بھائی تھے اور عمر میں ان سے چھوٹے تھے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام اسماء بنت وہب تھا اور وہ بنو اسد سے تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطاب بن نفیل کی دوسری اہلیہ حنتمہ بنت ہشام بن المغیرہ کے بطن سے تھے۔ سوتیلے ہونے کے باوجود دونوں بھائیوں میں کمال درجے کی محبت تھی جس میں اندیاد عمر کے ساتھ برابر اضافہ ہوتا رہا۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بن خطاب کو اللہ تعالیٰ نے فطرت سعید سے نوازا تھا وہ ان عظیم المرتبت نفوس میں سے ہیں جنہوں نے بعثت نبوی کے ابتدائی تین سالوں کے دوران میں دعوت حق پر لبیک کہا اور پھر سالہا سال تک مشرکین مکہ کے ہولناک مظالم کا ہدف بنے رہے۔ ۱۳ بعد بعثت میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاکشان اسلام کو مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا اذن دیا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ بن خطاب مہاجرین کے پہلے قافلے کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ آ گئے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق انہوں نے مہاجرین کے تیسرے قافلے کے ساتھ ہجرت کی اور قباء میں حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمنذر کے ہاں قیام کیا۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مدینہ میں نزول اجلال فرمایا اور اس قدیم شہر کے در و دیوار طلعت اقدس سے جگمگانے لگے۔ ہجرت کے چھٹے مہینے میں حضور نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ انصاری (خادم رسول اللہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کے سوتیلے والد) کے مکان پر انصار و مہاجرین کو جمع کیا اور ان میں مواخاۃ قائم کی۔

حافظ ابن عبدالبر کا بیان ہے کہ حضور نے حضرت زید رضی اللہ عنہ بن خطاب کو حضرت معن رضی اللہ عنہ بن عدی عجلانی انصاری کا دینی بھائی بنایا۔

۲ ہجری میں بدر کے مقام پر حق اور باطل کے درمیان پہلا معرکہ ہوا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ بن خطاب کو "اصحاب بدر" میں شامل ہونے کا عظیم شرف حاصل ہوا۔ اگلے سال غزوۂ احد میں انہوں نے جس والہانہ جوش و خروش سے داد شجاعت دی اس کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔ احد کے بعد غزوۂ خندق میں سرفروشی کا حق ادا کیا۔ ۶ھ میں انہوں نے حدیبیہ کے مقام پر بیعت رضوان میں شریک ہونے کی لازوال سعادت حاصل کی۔ فتح مکہ کے بعد حنین اوطاس اور طائف کے معرکے پیش آئے تو ان میں بھی وہ برابر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے۔ حجۃ الوداع (۱۰ھ) میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ابن سعد کا بیان ہے کہ حجۃ الوداع کے زمانے میں ایک دن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ بن خطاب کے سامنے یہ حدیث بیان فرمائی۔

"جو تم کھاتے ہو وہی اپنے غلاموں کو کھلاؤ جو پہنتے ہو وہی اپنے غلاموں کو پہناؤ اگر وہ کوئی خطا کریں جو تم معاف نہ کر سکو تو ان کو فروخت کر ڈالو"

غرض عہد رسالت میں شاید ہی کوئی ایسا شرف ہو جو حضرت زید رضی اللہ عنہ بن خطاب نے حاصل نہ کیا ہو وہ خیر البشر کے ان جاں نثاروں میں سے تھے جو حق کی حمایت میں ہمیشہ سربکف رہتے تھے اور کسی قسم کا دباؤ، لالچ یا خوف انہیں اس کام سے باز نہیں رکھ سکتا تھا۔

۱۱ ہجری میں آفتاب رسالت اللہ تعالیٰ کی

شفیق رحمت میں غروب ہوا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ سریر آرائے خلافت ہوئے تو دفعتاً سارے عرب میں فتنۂ ارتداد کے شعلے بھڑک اٹھے۔ قریش مکہ، انصار مدینہ، بنو ثقیف طائف اور تین چار دوسرے قبیلوں کے سوا عرب میں کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جو اس فتنے سے کسی نہ کسی صورت میں متاثر نہ ہوا ہو۔ امت مسلمہ پر یہ وقت سخت نازک تھا اور مرتدین کے مقابلے میں ذرا سی کمزوری کا مظاہرہ بھی خوفناک نتائج پیدا کر سکتا تھا۔ اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کمال درجہ کے عزم و ہمت اور فراستِ مؤمنانہ سے کام لیا۔ وہ بادِ حوادث کے سامنے کوہ استقامت بن کر کھڑے ہو گئے اور مرتدین کے تمام مطالبوں کو یکسر رد کر کے ان کے استقبال پر کمر باندھ لی۔ اس سلسلہ میں علمبرداران حق اور مرتدین کے درمیان کئی خونریز لڑائیاں ہوئیں۔ ان میں سب سے ہولناک لڑائی مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کے مقام پر پیش آئی۔ مؤرخ الیری نے اس لڑائی کی بابت لکھا ہے لم یلق المسلمون حرباً مثلها قط یعنی مسلمانوں کو اس سے زیادہ سخت معرکہ کبھی پیش نہیں آیا۔

اہل سیر کا بیان ہے کہ حضرت زید بن خطابؓ نے شروع ہی سے فتنۂ ارتداد کو فرد کرنے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی اور مرتدین کے خلاف کئی معرکوں میں انہوں نے والہانہ جوش و خروش سے حصہ لیا تھا حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جب مسیلمہ کی زبردست جنگی تیاریوں اور ترکتازیوں کی اطلاع ملی تو انہوں نے حضرت خالد بن ولید کو مسیلمہ سے معرکہ آرا ہونے کا حکم دیا اور ان کی کمک کیلئے تازہ دم فوج روانہ کی۔ اس فوج میں انصار کے سردار حضرت ثابتؓ بن قیس اور مہاجرین کے امیر حضرت زیدؓ بن خطاب تھے۔ یمامہ کے قریب عقرباء کے مقام پر مسلمانوں اور مسیلمہ کے لشکروں کا آمنا سامنا ہوا مسیلمہ کے لشکر کی تعداد چالیس ہزار تھی جبکہ مسلمانوں کی کل تعداد مل ملا کر دس ہزار کے قریب تھی۔ بعض روایتوں میں ہے کہ اس موقع پر اسلامی لشکر کے علمبردار حضرت زیدؓ بن خطاب تھے۔ جب دونوں جانب جنگ کی صفیں آراستہ ہو لیں تو سب سے پہلے مسیلمہ کی جانب سے نہار الرجال بن عنفوہ میدان میں نکلا اور اس نے مسلمانوں کو للکار کر دعوتِ مبارزت دی۔ یہ ایک نہایت شریر النفس شخص تھا۔ مورخین نے لکھا ہے کہ وہ عہد رسالت میں یمامہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلا گیا تھا اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر آپؐ سے قرآن حکیم اور مسائل دین کی تعلیم حاصل کی تھی۔ جب ضروری تعلیم حاصل کر چکا تو حضورؐ نے اسے اہل یمامہ کی تعلیم پر مامور فرمایا۔ یہ بدبخت یمامہ پہنچ کر مسیلمہ کذاب سے مل گیا اور نہایت بےحیائی سے مسیلمہ کے جھوٹے دعوے کی ان الفاظ میں شہادت دی کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ مسیلمہ میری نبوت میں شریک ہے چونکہ نہار سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں بار کر رہ چکا تھا اور حضورؐ کی جانب سے ہی معلم و مبلغ بن کر آ تھا اس لیے ہزاروں لوگ اس کی باتوں سے گمراہ ہو گئے اور انہوں نے مسیلمہ کا دعوےٰ تسلیم کر لیا۔ اب وہ میدان میں نکل کر مسلمانوں سے مبارزت طلب ہوا تو حضرت زیدؓ بن خطاب جوش غضب سے بے قرار ہو گئے اور تیر کی طرح اس پر جھپٹے۔ نہار ایک آزمودہ کار جنگجو تھا اس نے نہایت ہوشیاری سے حضرت زیدؓ کا مقابلہ کیا لیکن ان کے جوش ایمانی کے سامنے اس کی کچھ پیش نہ چلی اور وہ حضرت زیدؓ کے ہاتھ سے بری طرح مارا گیا۔ اس کے بعد عام لڑائی شروع ہو گئی۔ مسیلمہ کے قبیلے بنو حنیفہ نے اس زور کا حملہ کیا مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے لیکن اسلامی لشکر کے سرداروں نے مرتدین کے ریلے کو روکنے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دی۔ انصار کے سردار حضرت ثابتؓ بن قیس نے پیچھے ہٹنے والوں کو للکار کر کہا۔

”اے گروہ اہل اسلام تم نے اپنے نفوس کو بری عادت سکھائی، اے اللہ میں تیرے سامنے ان (اہل یمامہ) کے معبود سے اور ان (مسلمانوں) کی اس حرکت سے جو وہ اس وقت کر رہے ہیں، اظہار نفرت کرتا ہوں۔ مسلمانو! دیکھو حملہ یوں کرتے ہیں“۔

یہ کہہ کر تلوار چلاتے ہوئے مردانہ وار دشمن کی صفوں میں گھس گئے۔ ایک مرتد کی ضرب سے ان کا پاؤں کٹ گیا۔ وہی کٹا ہوا پاؤں لے کر اس زور سے مارا کہ اپنے حریف کا کام تمام کر دیا اور خود بھی شہید ہو گئے۔ مسلمان ہٹتے ہٹتے جب اپنے خیموں سے بھی پیچھے ہٹ گئے تو حضرت زیدؓ بن خطاب کی حرارتِ ایمانی نے ان کو بے تاب کر دیا۔ مسلمانوں سے مخاطب ہو کر للکارے۔

”مسلمانو اخیموں سے ہٹ کر کہاں جاؤ گے۔ خدا کی قسم آج میں اس وقت تک کلام نہیں کروں گا جب تک دشمن کو شکست نہ دے دوں یا اللہ کے سامنے حاضر ہو کر اپنی معذرت پیش کروں۔ اے لوگو! مصیبتیں برداشت کرو، ڈھالیں تھام لو اور دشمن پر ٹوٹ پڑو۔ ہاں ہاں قدم بڑھاؤ۔ اے گروہ اہل اسلام تم اللہ کی جمعیت ہو اور تمہارے دشمن شیطانی گروہ ہیں۔ عزت اللہ، اللہ کے رسولؐ اور اللہ کی جماعت کے لیے ہے۔ میری مثال کی پیروی کرو جو میں کرتا ہوں وہی تم بھی کرو۔

اس کے بعد یہ کہتے ہوئے کہ ”الٰہی میں اپنے ساتھیوں کی پسپائی پر تیرے حضور معذرت خواہ ہوں“ شمشیر بکف مرتدین پر حملہ کیا اور ان کی صفوں کو درہم برہم کرتے دور تک چلے گئے۔ بالآخر مرتدین نے نرغہ کر کے ان پر تلواروں اور برچھیوں کا مینہ برسا دیا۔ اس طرح بنو عدی کے یہ شیر اور حق کے جانباز سپاہی جام شہادت پی کر خلد بریں میں پہنچ گئے

حضرت زیدؓ کی شہادت کے بعد حضرت سالم مولیٰ ابو حذیفہؓ اور بہت سے دوسرے سرفروشوں نے مرتدین کو روکنے کی کوشش میں اپنی جانیں قربان کر دیں۔ یہ صورت حال دیکھ کر حضرت خالدؓ بن ولید نے اپنے لشکر کو نئے انداز سے مرتب کیا اور پھر مرتدین پر اس زور کا حملہ کیا کہ ان کے قدم اکھڑ گئے۔ اسی اثنا میں مسیلمہ بھی حضرت وحشیؓ بن حرب اور حضرت عبداللہؓ بن زید انصاری کے ہاتھوں سے مارا گیا۔ اس سے مرتدین کے حوصلے بالکل پست ہو گئے اور وہ اپنے دس ہزار مقتولین میدان جنگ میں چھوڑ کر تتر بتر ہو گئے۔ جنگ یمامہ میں مسلمانوں کی فتح سے فتنۂ ارتداد کا بڑی حد تک خاتمہ ہو گیا۔ اس فتنۂ عظیم کے استیصال کے لیے حضرت زیدؓ بن خطاب اور ان جیسے دوسرے جانبازوں نے جس ہمت شجاعت کا مظاہرہ کیا وہ بلاشبہ تاریخ اسلام کا ایک تابناک باب ہے۔

سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کو حضرت زیدؓ بن خطاب سے بے پناہ محبت تھی۔ اس محبت کی وجہ صرف یہ نہیں تھی کہ زیدؓ ان کے برادر بزرگ تھے بلکہ یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زیدؓ کو قلب تپاں عطا کیا تھا اور وہ اپنی جان راہ حق میں قربان کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے چنانچہ جب انہوں نے حضرت زیدؓ بن خطاب کے شہید ہونے کی خبر سنی تو فرط غم سے نڈھال ہو گئے، لیکن جزع فزع کے بجائے زبان سے صرف یہ الفاظ نکلے۔

"زید دو نیکیوں میں مجھ سے بڑھ گئے۔ ایک قبول اسلام میں اور دوسرے جام شہادت پینے میں۔"

تاہم یہ صدمہ اتنا شدید تھا کہ کسی صورت بھلائے نہ بھولتا تھا۔ ابن اثیرؒ کا بیان ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے: "باد صبا چلتی ہے تو مجھے اس سے زیدؓ کی خوشبو آتی ہے اور ان کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔"

امام حاکمؒ نے اپنی "مستدرک" میں لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کو جب کبھی کوئی مصیبت پیش آتی تو فرماتے، سب سے بڑی مصیبت زیدؓ کی جدائی کی تھی اس کو برداشت کیا اور صبر کیا اب اس سے بڑھ کر کیا مصیبت ہو سکتی ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں ایک مرتبہ عرب کا نامور شاعر متمم بن نویرہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ متمم کے بھائی مالک بن نویرہ کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں حضرت خالدؓ بن ولید نے غلط فہمی کی بنا پر قتل کر ڈالا تھا اس واقعہ نے اس کو اس قدر صدمہ پہنچایا کہ ہمیشہ اپنے محبوب بھائی کے غم میں رویا کرتا اور مرثیے کہا کرتا۔ جہاں کہیں جاتا لوگ اس کے گرد جمع ہو جاتے اور اس سے مرثیے پڑھوا کر سنتے۔ وہ مرثیہ پڑھتے ہوئے خود بھی روتا جاتا اور سننے والوں کو بھی رلاتا جاتا حضرت عمر فاروقؓ نے اس کو دیکھا تو پوچھا "متمم تم کو اپنے بھائی کی جدائی کا کس قدر غم ہے؟" اس نے عرض کیا: "امیر المومنین ایک حادثے کی وجہ سے میری ایک آنکھ کے آنسو خشک ہو گئے تھے لیکن بھائی کے غم میں آنسو ایسے جاری ہوئے ہیں کہ آج تک نہیں رکے۔"

حضرت عمرؓ نے فرمایا "یہ غم کی انتہا ہے کوئی بھی کسی جانے والے کا اتنا غم نہیں کرتا۔" پھر آپ نے متمم سے بھائی کے غم میں کہا ہوا کوئی مرثیہ سنانے کی فرمائش کی اس نے رقت انگیز لہجے میں ایک دلدوز مرثیہ پڑھا جس کے آخری شعر یہ تھے۔

وکنا کندمانی جذیمة حقبة
من الدھر حتی قیل لن یتصدعا
فلما تفرقنا کانی ومالکا
لطول اجتماع لم نبت لیلة معا

ہم دونوں جذیمہ (بادشاہ) کے مصاحبوں کی طرح مدت تک ایک ساتھ رہے یہاں تک لوگ کہنے لگے یہ اب ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے پھر جب ہم جدا ہو گئے تو گویا میں نے اور مالک نے باوجود رفاقت کی درازی کے ایک رات بھی ساتھ نہیں گزاری۔

حضرت عمر فاروقؓ یہ مرثیہ سن کر بہت متاثر ہوئے اور متمم سے مخاطب ہو کر فرمایا "اگر میں ایسا مرثیہ کہہ سکتا تو اپنے بھائی زیدؓ کا مرثیہ کہتا۔" متمم نے عرض کیا امیر المومنین اگر میرا بھائی آپ کے بھائی کی طرح (میدان جہاد میں) شہید ہوا ہوتا تو میں ہرگز اشکباری نہ کرتا۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا "تم نے جیسے میری تعزیت کی اس سے بہتر تعزیت کبھی کسی نے نہیں کی۔"

حضرت زیدؓ نے اپنے پیچھے دو بیویاں اور دو بچے چھوڑے۔ بیویوں کے نام لبابہ اور جمیلہ تھے۔ لبابہ سے ایک صاحبزادے عبدالرحمٰن تھے اور جمیلہ سے ایک صاحبزادی اسماء۔

حضرت زیدؓ بن خطاب سے مروی چند احادیث بھی کتب حدیث میں موجود ہیں۔

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

## اس میں ہم آپکے ساتھ ہیں

امتیاز علی تاج، بہاولپور

عالمی ختم نبوت ادارے کی خدمات قابل ستائش ہیں۔ آپ کا یہ جہاد قادیانیوں کے خلاف پاکستان کے علاوہ پوری دنیا میں شروع ہو چکا ہے ہم بھی اس جہاد میں آپ کے ساتھ ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو قادیانیوں کے خلاف جانی، مالی اور قلمی جہاد کرنے کی توفیق بخشے۔

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (القرآن)

# دستور و آئین پاکستان کی رو سے ذکری غیر مسلم اور کافر ہیں

## ذکریوں کے پاسپورٹ شناختی کارڈ میں انہیں غیر مسلم لکھا جائے

رشید احمد رشیدی بلوچ۔ پنجگور مکران

دستور پاکستان میں جسطرح مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے والوں کو انکار ختم نبوت کی وجہ سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اسی طرح یہ قانون ہر شخص یا گروہ کیلئے ہے، جو حضور علیہ السلام کو خاتم النبیین تسلیم نہ کرتا ہو یا اس کو مشروط طور پر تسلیم کرتا ہو۔ یا وہ کسی ایسے مدعی نبوت یا مذہبی مصلح پر ایمان رکھتا ہو جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے نبوت کے بعد، الہام یا مذہبی مصلح ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔

قانون پاکستان درج ذیل ہے۔

"آرٹیکل ب ۲۶۰ / ۲ جو شخص خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل ایمان نہیں لاتا یا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی انداز میں نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی نبوت یا مذہبی مصلح پر ایمان رکھتا ہے وہ از روئے قانون و آئین مسلمان نہیں ہے"

شق ب ۳ "جو شخص حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رجو آخری نبی ہیں) کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا، یا جو شخص حضرت محمدؐ کے بعد کسی بھی مفہوم یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ یا جو کسی ایسے مدعی نبوت کو نبی یا دینی مصلح تصور کرتا ہے وہ آئین یا قانون کی اغراض کیلئے مسلمان نہیں ہے"

ذکری حضرات یا ان کے ہمنوا مہدوی قانون پاکستان آرٹیکل نمبر ۲۶۰ / ۲ و شق ب ۳ کی عبارت بار بار پڑھیں اور ہمارے ذکری حضرات ملا محمد اٹکی تعین کو نبی، امام، صاحب کتاب تسلیم کرتے ہوئے اس کا کلمہ پڑھتے ہیں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قبلہ وغیرہ ہم ارکان اسلام کے منکر ہیں لہٰذا وہ بدرجہ اولیٰ غیر مسلم ہیں۔

مگر اس کے باوجود ذکری حضرات اپنے شناختی اور پاسپورٹ کا فارم بھرتے ہوئے خود کو مسلم لکھتے ہیں اس طرح فارم کے حلف نمبر ۲ کی خانہ پوری کرتے ہوئے نہایت غلط بیانی سے کام لے کر حکومت کو دھوکہ دیتے ہیں اسی طرح پاسپورٹ یا ویزا وغیرہ میں خود کو مسلم ظاہر کرتے ہوئے عرب ممالک جاتے ہیں یہ بھی حکومت کے ساتھ ایک دھوکہ


طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوۃ

ھوالشافی

افتخار الاطباء

الحاج حکیم قاری محمد یونس نقشبندی مجددی (ایم۔ پی)

رجسٹرڈ کلاس اے۔ فون: ۵۵۱۶۷۵

سابقہ چشتیہ دواخانہ قائم شدہ ۱۹۳۵ء

اوقات مطب

موسم گرما: ۷ تا ۲، ۵ تا ۹

موسم سرما: ۹ تا ۱، ۴ تا ۹

جمعۃ المبارک: ۹ تا ۱۲، ۵ تا ۹

● غرباء کے لیے علاج مفت۔ ● طلبہ و طالبات کو خاص رعایت۔ ● ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لیے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں۔ ● عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لیے مشہور کردیئے گئے ہیں۔ الحمد للہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ● دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں۔ ● بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں ہر مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ● عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

دواخانہ ختم نبوۃ، ۵۶ اے، سرکلر روڈ، نزد بنی چوک راولپنڈی

# مرزائیت سے متعلق سرسید احمد خاں کے دو خط

سرسید احمد خاں کے پوتے سید راس مسعود نے خطوط سرسید شائع کئے ہیں جن میں سے دو خط مرزائیت سے متعلق ہم شائع کر رہے ہیں نمبرا خط علامہ اقبال مرحوم کے استاد مولانا سید میر حسن کے نام ہے (ادارہ)

بنام مولانا سید میر حسن صاحب کے نام

مخدومی و مکرمی!

آپ کے نوازش نامہ کا نہایت شکر ہے پانچ روپیہ چندہ بھی پہنچا اس کا بھی شکر ہے۔ مجھے نہایت افسوس ہے کہ تفسیر لکھنے میں حرج پڑ جاتا ہے مگر جب موقع ملتا ہے لکھتا ہوں۔ تفسیر سورۃ یوسف بھی تمام ہو گئی اور چھپ رہی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے کیوں لوگ پیچھے پڑے ہیں اگر ان کے نزدیک ان کو الہام ہوتا ہے، بہتر، بھلا اس سے کیا فائدہ؟ نہ ہمارے دین کے کام کا ہے نہ دنیا کے۔ ان کا الہام ان کو مبارک رہے۔

اگر نہیں ہوتا اور صرف ان کے توہمات اور خلل دماغ کا نتیجہ ہے تو ہم کو اس سے کیا نقصان ہے وہ جو بول سوکوں اپنے لیئے ہیں۔ میں سنتا ہوں کہ آدمی نیک بخت اور نمازی پرہیزگار ہیں یہی امر ان کی بزرگداشت کو کافی ہے جھگڑا اور تکرار کس بات کا ہے ان کی تصانیف میں نے دیکھیں وہ اسی قسم کی ہیں جیسا ان کا الہام یعنی نہ دین کے کام کی نہ دنیا کے کام کی۔

حکیم نورالدین کی کوئی تحریر میں نے آج تک نہیں دیکھی دینیات میں کسی کا الہام جب تک اس کو شارع نہ تسلیم کر لیا جائے کسی کام نہیں۔

تقدیر، علم الہٰی کا دوسرا نام ہے۔ ما کان اور ما یکون علم الہٰی میں موجود ہیں۔ پس کسی الہام سے علم الہٰی میں یا یوں کہو تقدیر میں کچھ تغیر و تبدل نہیں ہو سکتے پس دنیا میں جو بھی ہونے والا ہے وہ ہوگا۔ پس کسی کے الہام سے کسی کو دنیا میں کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔

پس ایسی بے سود کہ بالفرض اگر سچ بھی ہو تو بھی کچھ فائدے کی نہیں اور اگر جھوٹ بھی ہو تو بھی ہمارے نقصان کی نہیں اس پر متوجہ ہونا اور اوقات ضائع کرنا ایک لغو کام ہے۔ والسلام۔

خاکسار، سید احمد

علیگڑھ ۹ دسمبر ۱۸۹۱ء

خط نمبر ۲ یہ منشی سراج الدین کے نام ہے۔ یہ خط کن حالات میں لکھا گیا اس کے متعلق جناب مرتب سید راس مسعود نے لکھا ہے۔

سرمور گزٹ میں کسی صاحب نے جو مرزا غلام احمد قادیانی کے معتقد تھے ایک مضمون لکھا تھا جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام اور مرزائی قادیانی موصوف کے ساتھ مشابہتیں ثابت کی تھیں وہ مشابہتیں زیادہ تر خیالی تھیں اور مضمون کا انداز بیان اس قسم کا تھا جس سے ہر دو انبیاء علیہم السلام کی اہانت ہوتی تھی۔ اس مضمون کو دیکھ کر سرسید مرحوم نے یہ خط تحریر کیا۔

اس سے پہلے کہ آپ وہ خط ملاحظہ فرمائیں، امت مرزائیہ کی اس عادت کو بھی جان لیں کہ وہ صرف مرزا غلام احمد کو ہی نبی نہیں کہتے بلکہ اس کے ساتھ ساری اسلامی اصطلاحات کو بلا دریغ استعمال کرتے تھے۔ مرزا کے نام کے ساتھ "علیہ السلام" لکھتے تھے اس کے ساتھیوں کو صحابہ کہتے تھے اور ان کے ناموں کے ساتھ "رضی اللہ عنہم" وغیرہ کے الفاظ لکھتے تھے۔ حکیم نورالدین کو خلیفہ اول اور مرزا بشیرالدین محمود کو خلیفہ ثانی کہتے تھے۔ مرزا کی گھر والی کو "ام المومنین" کہتے تھے۔ مرزا کو نہ صرف دوسرے انبیاء علیہم السلام سے تشبیہ دیتے ہیں بلکہ ان سے افضل مانتے ہیں۔ اور اسی پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مشابہتیں ثابت کرتے ہیں۔ ان گستاخیوں سے بھی جب جی نہیں بھرتا تو پھر یہاں تک بھی بک جاتے ہیں ؎

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
وہ پہلے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں (قاضی اکمل)

اب سنیئے ایسے لوگوں کے متعلق سرسید مرحوم کیا فرماتے ہیں مخدومی مکرمی منشی سراج الدین احمد صاحب ایڈیٹر سرمور گزٹ نامین آپ کا اخبار مورخہ ۲۱ مارچ ۱۸۹۲ء کے دیکھنے سے جس میں "نیرنگی زمانہ کے تماشائی" کی تحریر چھپی ہے نہایت رنج ہوا ہے۔ کیا اخباروں کی اب یہ نوبت پہنچی ہے کہ ہم عصر انسانوں کے تمسخر کرتے کرتے انبیاء علیہم السلام کا تمسخر اختیار کریں۔ کیا آپ کے نزدیک وہ تحریر حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک گستاخی اور کفر کی نہیں ہے۔ افسوس صد افسوس کہ آپ کے اخبار میں ایسے مضمون چھاپے ہوئے جو متانت اور انبیاء علیہم السلام کے ادب کے بالکل خلاف یا نامناسب ہیں کہ ایسا مضمون لکھنے کی ضرورت آئندہ بتائی جائے گی کوئی ضرورت ہو یا نہ ہو مگر ایسے مضمون کے لکھنے کی جس کے طرز تحریر پر ایک مسلمان افسوس کرے گا کوئی ضرورت نہیں ہو سکتی۔ امید ہے کہ آپ میرے اس خط کو اخبار میں چھاپ دیں گے۔

وانا بریٔ مما تقولون۔ والسلام

خاکسار سید احمد

علیگڑھ ۲۴ مارچ ۱۸۹۲ء (خطوط سرسید ۱۸۹)

**بقیہ: قادیانیت اقبال کی نظر میں**

نشاندہی کی تھی جو وہ اپنی بصیرت کی بناء پر آنے والے وقت میں رونما ہوتا دیکھ رہے تھے۔

قادیانیت سے متعلق علامہ کے افکار اس استعماری مذہب سے متعلق صرف ایک شاعر و فلسفی کا تجزیہ ہی نہیں بلکہ ایک سیاستدان کی حیثیت سے مشاہدات و تجربات کا نچوڑ بھی ہیں۔

# قادیانیت علامہ اقبال کی نظر میں

★ ابوطلحہ الہاشمی ملتان

ختم نبوت کا مسئلہ مسلمانوں کے دل و دماغ کا مسئلہ ہے اور اس کے لیے مسلمان شروع ہی سے بڑا احساس رہا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے زمانے میں کسی شخص نے نبوت کا دعوی کیا اور اپنے سچا ہونے کی نشانیاں دکھلانے کی مہلت مانگی۔ امام صاحب نے سُنا تو فرمایا جس کسی نے اس نبی سے کوئی علامت طلب کی، کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "لا نبی بعدی" (میرے بعد کوئی نبی نہیں) کی تکذیب لازم آتی ہے۔

ابن خلدونؒ کے نزدیک امت مسلمہ میں سب سے پہلا اجماع اسی نظریے کے تحفظ پر ہوا۔ اور خلیفۃ المسلمین حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ خلافت میں سینکڑوں صحابہ کرامؓ نے اپنے مقدس خون کا نذرانہ دے کر اس پردۂ ناموس دین مصطفیٰ کی محافظت کا فرض ادا کیا۔

قادیانیت محض ایک مذہبی مسئلہ ہی نہیں جیسا کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں یہ اپنے مخصوص احوال و ظروف کے پیش نظر ایک ایسا قومی و ملی، سیاسی و اجتماعی اور یہ تہذیبی و معاشی مسئلہ ہے جو براہ راست ہمارے آئین اور دستور سے تعلق رکھتا ہے۔

فتنہ قادیانیت کے خدوخال کو واضح کرنے اور اس کے مضرات کی نشاندہی اگرچہ علامہ انور شاہ کشمیری، علامہ مولانا ثناء اللہ امرتسری، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا ظفر علی خان، چوہدری افضل حق، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا تاج محمود، سید ابوالحسن علی ندوی، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا لال حسین اختر اور آغا شورش کشمیری مرحوم ایسے "اکابر و مشاہیر نے بڑی قابل قدر خدمات سرانجام دیں مگر قادیانیت کو نقد و نظر کے ترازو میں جس طرح شاعر مشرق، مصور پاکستان علامہ محمد اقبالؒ نے تولا۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ انہی کا حق تھا۔

عقیدہ ختم نبوت کے متعلق علامہ مرحوم فرماتے ہیں۔

" دراصل عقیدہ ختم نبوت ہی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے اور اس امر کے لیے فیصلہ کن کہ (فلاں) فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں؟"

(حرف اقبال ص ۱۳۷ ۔ لطیف احمد شیروانی)

## "احمدی" اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں

## علامہ اقبال کا خط، پنڈت جواہر لال نہرو کے نام!

لاہور

۲۱ جون ۱۹۳۶ء

میرے محترم پنڈت جواہر لال

آپکے خط کا جواب مجھے کل ملا۔ بہت بہت شکریہ، جب میں نے آپ کے مقالات کا جواب لکھا تب مجھے اس بات کا یقین تھا کہ احمدیوں کی سیاسی روش کا آپ کو کوئی اندازہ نہیں ہے دراصل جس خیال نے خاص طور پر مجھے آپ کے مقالات کا جواب لکھنے پر آمادہ کیا وہ یہ تھا کہ میں دکھاؤں، علی الخصوص آپ کو کہ مسلمانوں کی یہ وفاداری کیونکر پیدا ہوئی اور بالآخر کیونکر اس نے اپنے لیے احمدیت میں ایک الہامی بنیاد پائی جب میرا مقالہ شائع ہو چکا تب بڑی حیرت و استعجاب کے ساتھ مجھے یہ معلوم ہوا کہ تعلیم یافتہ مسلمانوں کو بھی ان تاریخی اسباب کا کوئی تصور نہیں ہے جنہوں نے احمدیت کی تعلیمات کو ایک خاص قالب میں ڈھالا۔ مزید برآں، پنجاب اور دوسری جگہوں میں آپ کے مقالات پڑھ کر آپ کے مسلمان عقیدتمند خاصے پریشان ہوئے، ان کو یہ خیال گذرا کہ احمدی تحریک سے آپ کو ہمدردی ہے اور یہ اس سبب سے ہوا کہ آپ کے مقالات نے احمدیوں میں مسرت و انبساط کی ایک لہر سی دوڑا دی۔ آپ کی نسبت اس غلط فہمی کے پھیلانے کا ذمہ دار بڑی حد تک احمدی پریس تھا بہر حال مجھے خوشی ہے کہ میرا تاثر غلط ثابت ہوا۔ مجھ کو خود "دینیات" سے کچھ زیادہ دلچسپی نہیں ہے مگر احمدیوں سے خود انہی کے دائرہ فکر میں نپٹنے کی غرض سے مجھے بھی "دینیات" سے کسی قدر جی بہلانا پڑا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے یہ مقالہ اسلام اور ہندوستان کے ساتھ بہترین نیتوں اور نیک ترین ارادوں میں ڈوب کر لکھا میں باب میں کوئی شک و شبہ اپنے دل میں نہیں رکھتا کہ یہ احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔

لاہور میں آپ سے ملنے کا جو موقع میں نے کھو دیا اس کا سخت افسوس ہے میں ان دنوں بہت بیمار تھا اور اپنے کمرے سے باہر نہیں جا سکتا تھا۔ مسلسل اور پیہم علالت کے سبب میں عملاً عزلت گزیں ہوں اور تنہائی کی زندگی بسر کر رہا ہوں۔ آپ مجھے ضرور مطلع فرمائیں کہ آپ پھر پنجاب کب تشریف لا رہے ہیں۔ شہری آزادیوں کی انجمن کے بارے میں آپ کی جو تجویز ہے۔ اس سے متعلق میرا خط آپ کو ملا یا نہیں؟ چونکہ آپ اپنے خط میں اس خط کی رسید نہیں لکھتے اس لیے مجھے اندیشہ ہو رہا ہے کہ یہ خط آپ کو ملا ہی نہیں۔

آپ کا مخلص

محمد اقبال

نظریۂ خاتمیت کو جدید رنگ میں پیش کرنے کا شرف سب سے پہلے حضرت علامہؒ ہی کو حاصل ہوا۔ اور انہوں نے فتنۂ قادیانیت کو پورے ہندوستان میں خوب بے نقاب کیا۔

علامہ مرحوم ۲۱ جون ۳۶ء کو "اسلام اور احمدیت" کے عنوان سے پنڈت جواہر لال نہرو کے جواب میں لکھے گئے اپنے ایک مضمون کے مقاصدِ تحریر کو واضح کرتے ہوئے انہیں لکھتے ہیں

"I have no doubt in my mind That The Ahmadies are Traitors both To Islam and To India" (Thoughts and Reflection of Iqbal Page 306 By Syed-Abdul Wahid)

یعنی علامہ اقبالؒ کے ذہن میں اس امر کے متعلق کوئی شبہ نہیں کہ احمدی اسلام اور ہندوستان (تقسیم سے پہلے) دونوں کے غدار ہیں۔ اس لیے علامہ مرحوم نے مطالبہ کیا کہ

"حکومت قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کرے یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہوگا۔ اور مسلمان ان سے ویسی رواداری سے کام لے گا جیسی وہ باقی مذاہب کے معاملہ میں اختیار کرتا ہے" (حرف اقبال، صفحہ ۱۱۹)

نیز یہ کہ

"ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گزرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کر رہی ہے"

علامہ اقبالؒ قادیانیت سے انتہائی حد تک بے زار تھے انجمن حمایت اسلام کا ریکارڈ گواہ ہے کہ اس کے مرزائی ارکان کو جب تک بھرے اجلاس سے نکلوا نہ دیا کرسی صدارت پر تشریف فرما نہ ہوئے۔ اور جب احرار کے اصرار پر مسلم لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ نے اپنے حلف نامے میں یہ شق رکھی کہ

"میں اقرار صالح کرتا ہوں اگر میں آئندہ پنجاب اسمبلی میں نامزد ہو کر کامیاب ہو گیا تو اسلام اور ہندوستان کے مفاد کی خاطر مرزائیوں کو دوسرے مسلمانوں سے علیحدہ اقلیت قرار دیئے جانے کے لیے انتہائی کوشش کروں گا۔

(اقبال کے آخری دو سال" عاشق حسین بٹالوی)

تو حضرت علامہ اقبالؒ نے بحیثیت صدر پنجاب مسلم لیگ اس کی توثیق فرما کر قادیانیت کو سیاسی سطح پر ضرب کاری لگائی حضرت علامہ مرحوم قادیانیت سے اس قدر نفرت کرتے تھے کہ ان کے نزدیک اس سے بڑا ناسور کوئی نہ تھا۔

قادیانی اکثر یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ پاکستان کا جنونی مسلمان مذہب کی آڑ میں ان کے جان ومال اور آبرو کا درپے ہے۔ حالانکہ یہ قطعی طور پر غلط ہے کوئی بھی مسلمان قادیانیوں کا بحیثیت انسان مخالف نہیں ہے اور نہ ہی ان کی عزت و آبرو کا دشمن ہے البتہ ان کے مکروہ عزائم سے بچنا اپنا قدرتی حق خیال کرتا ہے۔ دراصل قادیانی واویلا صرف اور صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ احتساب سے بچیں۔ جب ان کے پیغمبر مرزا قادیانی اور اس کے جانشینوں کے نزدیک بھی وہ جمہور مسلمانوں سے ایک الگ امت ہیں تو پھر آئینی طور پر علیحدہ کر دیئے جانے پر وہ کیوں معترض ہیں۔ آخر وہ مسلمانوں ہی میں گھسے رہنے پر کیوں اصرار کرتے ہیں اس امر کو سمجھنے کے لیے کسی خاص ذہانت یا غور و فکر کی ضرورت نہیں ہے کہ جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں پھر وہ سیاسی طور پر مسلمانوں میں رہنے کے لیے کیوں مضطرب ہیں؟

علامہ اقبال نے جس طریقے سے تعلیم یافتہ طبقے سے فتنۂ قادیانیت سے آگاہ کیا اس کا اقرار خود مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد اپنی کتاب "سیرت المہدی صفحہ ۲۴۹ ج ۳" میں کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں (احمدیت کے) شدید طور پر مخالف رہے اور ملک کے نو تعلیم یافتہ طبقہ میں احمدیت کے خلاف جو زہر پھیلا ہوا ہے اس کی بڑی وجہ ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ کا مخالفانہ پروپیگنڈہ ہے۔ علامہ اقبالؒ کا ایک بیان "قادیانی اور جمہور مسلمان" دہلی کے مشہور اخبار اسٹیٹسمین میں شائع ہوا۔ جس پر اخبار نے ایک تنقیدی اداریہ بھی لکھا اس اداریہ کا جواب دس جون ۳۵ء کو اخبار مذکور میں شائع ہوا۔

جس میں حضرت حکیم الامت علامہ اقبالؒ لکھتے ہیں

"اولاً اسلام لازماً ایک دینی جماعت ہے جس کے حدود مقرر ہیں یعنی وحدت الوہیت پر ایمان، انبیاء پر ایمان اور رسول کریمؐ کی ختم رسالت پر ایمان دراصل یہ آخری یقین ہی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے کہ فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں؟ ... ہمارا ایمان ہے کہ اسلام بحیثیت دین کے خدا کی طرف سے ظاہر ہوا لیکن اسلام بحیثیت سوسائٹی یا ملت کے رسول کریمؐ کی شخصیت کا مرہون منت ہے۔ میری رائے میں قادیانیوں کے سامنے صرف دو راہیں ہیں یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں (بہائی اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ جماعت تسلیم کرتے ہیں) اور ختم نبوت کے اصول کو صریحاً جھٹلا دیں یا پھر ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو اس کے پورے مفہوم کے ساتھ قبول کر لیں۔ ان کی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقہ اسلام میں ہو تاکہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔

ثانیاً ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہیے بانی تحریک (مرزا قادیانی) نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا...۔"

صرف اس پر بس نہیں بلکہ علامہ اقبال نے قادیانیت سے متعلق نظم و نثر دونوں میں اپنے افکار و خیالات کا بڑی جامعیت اور تفصیل سے اظہار فرمایا اور انہوں نے قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ جماعت قرار دینے کا مطالبہ کر کے دراصل اس پیش نظر کی

باقی صفحہ پر

# عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟

اَلحمدُ للہ ہم مسلمان ہیں، ختم نبوت پر ہمارا کامل ایمان ہے۔ عقیدہ ختم نبوت مسلمان کی ایک بنیادی پہچان ہے۔ اور اس عقیدے پر دلالت کرتے ہوئے دو سو دس احادیث اور ایک سو آیات قرآن ہیں۔ حضورؐ آخری نبی ہیں۔ اس پر متفق افرادِ امت سبھی ہیں۔ اور ان کے بعد جو دعویٰ نبوت کرے۔ وہ نبی نہیں بلکہ ہے۔ آمنہؓ کے لالؐ کے بعد جو دعوئے رسالت کرے۔ وہ رسول نہیں بلکہ فضول ہے۔

حضورؐ پر نازل ہونے والی کتاب خاتم الکتب حضورؐ کا دین خاتم الادیان، حضورؐ کی شریعت خاتم الشرائع حضورؐ کی مسجد خاتم المساجد، حضورؐ خاتم الانبیاء اور حضورؐ کی نبوت ختم نبوت ہے۔ جناب خاتم النبیینؐ کی آمد مبارک کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ بند ہو گیا۔ اور محسن انسانیت جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰؐ نے فرمایا میں قصرِ نبوت کی اینٹ آخری اینٹ ہوں۔ اور میرے آنے کے بعد قصرِ نبوت اپنی تکمیل کو پہنچ گیا۔

عہد رسالت سے لے کر آج تک سینکڑوں بد بختوں نے نبوت کے دعوے کئے۔ لیکن تاریخ اسلام شاہد ہے کہ جب بھی کسی ڈاکو نے تاجِ ختم نبوت کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھا، غیور مسلمانوں کی تلواریں اس کی طرف لپکیں۔ اور اسے جہنم واصل کر دیا۔ سرزمین ہندوستان میں جب انگریز کے ایمان شکن دور میں کفر و الحاد کے سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھے۔ اور اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے سر توڑ کوششیں کی جا رہی تھیں، اس ملحدانہ دور میں اسلام پر ضرب کاری لگانے کے لئے ایک جعلی نبوت کی بھیانک سازش تیار کی گئی۔ اور اشارۂ فرنگی پر ایک ضمیر فروش اور ایمان فروش نجّو قادیانی جہنم مکانی نے ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کر دیا۔

مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو خدا کا نبی اور رسول کہا۔ مرزا نے اپنے ماننے والے مرتدوں کی جماعت کو صحابہ رسولؐ کے نام سے پکارا۔ اپنی کافرہ بیویوں کو امہات المومنینؓ کے نام سے تعبیر کیا۔ اپنے گھر والوں کو اہل بیت کا نام دیا۔ تین سو تیرہ بدری صحابہؓ کے مقابلہ میں مرزا قادیانی نے اپنے تین سو تیرہ چیلوں کی فہرست تیار کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کرتے ہوئے اپنے نانوے صفاتی نام رکھے۔ اپنے بیٹے کو قمر الانبیاء کے نام سے پکارا۔ قادیان آنے کو ظلی حج قرار دیا۔ جنت البقیع کے مقابلہ میں قادیان میں ایک بہشتی مقبرہ تیار کروایا۔ قرآن پاک میں تحریفات کیں۔ احادیث رسولؐ کو بگاڑا۔ اقوال صحابہؓ و بزرگان دینؒ کو مسخ کیا۔ جہاد کو حرام قرار دے دیا۔ انگریز کی اطاعت کو لازمی قرار دیا۔

مرزا قادیانی نے صرف اسی پر بس نہ کیا۔ بلکہ اس نے اپنی تباہی اور انگریزی نبوت کو چلانے اور چمکانے کے لئے دین اسلام، پیغمبر اسلام، اور مقدس ہستیوں پر رکیک حملے کرنے شروع کر دیئے۔ مرزا قادیانی اور اس کے شیطانی چیلوں نے جس دریدہ دہنی اور زہر افشانی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اسے تحریر میں لاتے ہوئے قلم کانپتا ہے۔ بازو پر رعشہ طاری ہوتا ہے۔ قلب و جگر زخمی ہوتے ہیں۔ آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں۔ اور روح تڑپتی ہے لیکن دوسری طرف وقت پکار پکار کر کہتا ہے۔ کہ آمنہؓ کے لالؐ کے دیوانوں اور پروانوں کو بتا دو۔ کہ سرورِ کونینؐ کی عزت و ناموس پر قادیانی گدھیں کس طرح حملہ آور ہو رہی ہیں۔ بغض و عناد کے زہر میں بجھے ہوئے ان کے زہریلے قلم کیل والے آقا کی شان میں کیا کیا گستاخیاں کر رہے ہیں۔ اور ان کے منہ میں کچھ نازیبانی سرورِ دو عالمؐ کے لائے ہوئے دین حنیف کو کس طرح ڈنک مار رہی ہیں لہٰذا ذہن و ضمیر پر بوجھ گراں محسوس کرنے کے باوجود وہ دل آزار اور روح فرسا تحریریں نقل کی جاتی ہیں۔ جن کے ہر ہر حرف سے کفر و الحاد کا ایک طوفان اٹھتا ہے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فعل حرام کے مرتکب ہوئے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کئی ہزار یہودیوں کو قتل کرکے فعل حرام کے مرتکب ہوئے (معاذ اللہ) (حقیقت الوحی ۱۱۱ مصنف مرزا قادیانی)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی الہام سمجھ میں نہ آئے نبیؐ سے کئی غلطیاں ہوئیں۔ کئی الہام سمجھ نہ آئے (ازالۃ الاوہام مطبع لاہوری ۶۹۲ مصنف مرزا قادیانی)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اشاعت دین مکمل طور پر نہ کر سکے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دین کی مکمل اشاعت نہ ہو سکی۔ میں نے پوری کی ہے۔ (معاذ اللہ) (حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۶۵ مصنف مرزا قادیانی)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سور کی چربی والا پنیر کھاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا۔ کہ اس میں سؤر کی چربی پڑتی ہے (معاذ اللہ) (مکتوبات مرزا قادیانی اخبار الفضل ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

## روضۂ رسولؐ کی توہین

روضۂ اطہر مصطفےٰؐ نہایت متعفن اور حشرات الارض کی جگہ ہے۔ (معاذ اللہ) (حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۲ مصنف مرزا قادیانی)

## حدیث مصطفےٰؐ کی توہین

میری وحی کے مقابلے میں حدیث مصطفےٰؐ کوئی شے نہیں (معاذ اللہ) (اعجاز احمدی ص ۵۷ مصنف مرزا قادیانی)

## درود شریف کی توہین

مرزا قادیانی اپنے بارے میں لکھتا ہے "خدا عرش پر تیری تعریف کرتا ہے ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں (نعوذ باللہ) (رسالہ درود شریف بحوالہ اربعین نمبر ۲ ص ۱۵ تا ۸ نمبر ۳ ص ۲۶ تا ۲۴ مصنفہ مرزا قادیانی)

## قرآن مجید کی توہین

قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں۔ اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے (ازالہ اوہام ص ۲۸۔ ۲۹ مصنفہ مرزا قادیانی)

## صحابہ کرامؓ کی توہین

بعض نادان صحابہ جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا (نعوذ باللہ ضمیمہ نصرت الحق ص ۱۲۰)

## ابوبکرؓ و عمرؓ کی توہین

ابوبکر و عمر کیا تھے۔ وہ مرزا قادیانی کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہ تھے۔ (معاذ اللہ) (المہدی ص ۵۷، ۵۸ مصنفہ حکیم محمد حسین قادیانی)

## حضرت علیؓ کی توہین

پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو۔ اب نئی خلافت لو اور ایک زندہ علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی (حضرت علیؓ) کو تلاش کرتے ہو۔ (معاذ اللہ) (ملفوظات احمدیہ ص ۱۳۱ جلد اول)

## حضرت امام حسینؓ کی توہین

کربلا میرے روز کی سیرگاہ ہے حسین جیسے، سینکڑوں میرے گریبان میں ہیں۔ (معاذ اللہ) (نزول مسیح ص ۹۹)

## حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی توہین

سیدۃ النساء کی ذات کے بارے میں مرزا قادیانی نے جو بکواس کی ہے، میرا قلم اسے لکھنے سے قاصر ہے۔

## حضرت ابوہریرہؓ کی توہین

ابوہریرہؓ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے۔ (معاذ اللہ) (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۲۲۵)

## مسلمانوں کی توہین

جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا۔ اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے (تذکرہ صفحہ ۳۴۲ ۔ ۳۴۳)

## قادیانیوں کا درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی عَبْدِكَ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ وَ الْمَهْدِیِّ الْمَوْعُوْدِ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ (نعوذ باللہ) (حوالہ ضیاء الاسلام پریس قادیان رسالہ درود شریف صفحہ ۴۳)

## قادیانی اُمت کا کلمہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَحْمَدُ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(نعوذ باللہ) ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ احمد (مرزا غلام احمد) اللہ کے رسول ہیں۔

نوٹ:۔ محمد حذف کر کے احمد لگا دیا ہے مرزا ناصر احمد کے دورۂ افریقہ پر تصویری کتاب افریقہ سپیکز پر احمدیہ سنٹرل ماسک نائجیریا کا فوٹو موجود ہے وہاں پر یہ کلمہ لکھا ہوا ہے لیکن افسوس صد افسوس! مسلمانوں کے بعض کے ان لیڈروں کے ساتھ برادرانہ، دوستانہ تعلقات ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کا یہ ذلیل گروہ مسلمانوں کے ساتھ ہی کھاتا پیتا ہے۔ یہ بانیان محمد مسلمانوں کی شادیوں و دیگر خوشی کی تقریبات میں شریک ہوتے ہیں۔ اور بعض کی دینی غیرت و حمیت کا جنازہ یہاں تک نکل چکا ہے۔ کہ ان کی بیٹیاں قادیانیوں کے گھروں میں بیاہی ہوئی ہیں۔ اور ان کے بطن سے ایک قادیانی نسل پیدا ہو رہی ہے لیکن مسلمانوں کے لبوں پر مہر سکوت لگا کر خاموش بیٹھا ہے۔

یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے! اس کے اسباب کیا ہیں؟ اس کے محرکات کیا ہیں؟ اس کے اسباب صرف یہ ہیں کہ آج سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمارا الفت و محبت کا رشتہ کمزور ہو چکا ہے۔ ہمارے قلوب میں عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذرہ مدھم پڑ چکا ہے۔ ہم میں جوہرِ صدیقیتؓ موجود نہیں ہم میں غیرت فاروقیتؓ موجود نہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس پر مر مٹنے کے جذبۂ عظیم سے ہم محروم ہو چکے ہیں۔ جذبۂ اویسیؒ ہمارے دلوں سے اٹھ چکا ہے۔

لیکن نہیں ہم بھی غصے میں آتے ہیں۔ ہمارے جذبات بھی بھڑکتے ہیں۔ ہم بھی کشت و خون کے لئے بھی تیار ہو جاتے ہیں۔

لیکن کب! جب ہماری ماں کو گالی دیتا ہے جب کوئی ہمارے باپ کی توہین کرتا ہے۔ جب کوئی ہمارے بزرگوں کی توہین کرتا ہے۔ جب کوئی ہمارے جگری یار کے بارے میں نازیبا کلمات کہتا ہے۔ جب کوئی ہمارے خاندان کے بارے میں ناشائستہ زبان استعمال کرتا ہے۔

آؤ مسلمانو! سوچتے ہیں خوب سوچتے ہیں! عقل و فکر کے چراغ روشن کر کے سوچتے ہیں۔ دل و دماغ کی اتھاہ گہرائیوں میں اتر کر سوچتے ہیں کہ کیا ازواجِ مطہراتؓ ہماری ماں نہیں؟ کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم امت کے وہ روحانی باپ نہیں جن کی جوتی کی خاک پر جھنے والے باپ قربان؟ کیا ابوبکرؓ و عمرؓ ہمارے بزرگ نہیں۔ کیا علی المرتضیٰؓ و ابوہریرہؓ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگری یار نہیں؟ کیا اس جہانِ رنگ و بو میں نبی پاکؐ کا مقدس خاندان دنیا جہان کے سارے خاندانوں میں اعلیٰ و ارفع نہیں؟

قادیانیوں کے ساتھ محبت بھرے تعلقات رکھنے

والو! قادیانیوں کی تقریبات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والو! جب تم قادیانیوں سے ملتے ہو، تو گنبدِ خضرا میں دلِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُکھتا ہے۔

**مسلمانو! یاد رکھو:** زندگی کے چند روز ساون کے بادلوں کی طرح گزر جائیں گے۔ اور بالآخر وہ وقت آجائے گا جب خدا کے فرشتے ہمارا چراغ زندگی بجھانے کے لئے آ جائیں گے ـــ جب جسم ڈھیلا پڑ جائے گا۔ ـــ جب آنکھیں الٹ جائیں گی ـــ جب نتھنے پھیل جائیں گے ـــ جب سانس اکھڑ جائے گا ـــ جب گردن ایک طرف لڑھک جائے گی ـــ جب موت کی ہچکیاں لگیں گی ـــ جب روح جسم سے پرواز کر جائے گی۔ اور ہمارا نازونعمت سے پلا ہوا جسم بے جان پتھر کی طرح پڑا ہوگا اور ہم اپنے چہرے سے مکھی اڑانے سے بھی قاصر ہوں گے ـــ اور پھر ہر مرنے والے کی طرح ہمیں بھی پیوند زمین کر دیا جائے گا ـــ قیامت کی صبح کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا ـــ پھر حشر کا میدان ہوگا ـــ سورج انگارے اگل رہا ہوگا ـــ تپتی ہوئی زمین ہوگی ـــ گرمی کی ہولناکیاں و سفاکیاں ہوں گی ـــ ہر کوئی اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوبا ہوا ہوگا ـــ بھوک کی شدت سے انسان اپنا گوشت کھا رہے ہوں گے ـــ شدت پیاس سے زبان ماہئ بے آب کی طرح تڑپ رہی ہوگی ـــ دیگر انسانوں کی طرح اس روز ہم بھی نفسی نفسی پکار رہے ہوں گے۔ اس روز ہمارے یار دوست سب ساتھ چھوڑ جائیں گے ـــ ہماری اولاد ہمارے سائے سے بھاگے گی ـــ ہمارے نوکر، خدمت گار اس روز ہم سے چھین لئے جائیں گے ـــ ہماری دولت و ثروت اس روز ہمارے کام نہ آئے گی ـــ غرضیکہ اس روز ہم بے بس و بے کس ہوں گے ـــ جب اس عالم کسمپرسی میں ہم شافع محشر ساقی کوثر ﷺ کے دربار میں حاضر ہوں گے۔ اور جب سرورِ کائنات ﷺ ہم سے سوال کریں گے کہ تمہارے سامنے میری نبوت و رسالت پر ڈاکہ زنی ہوتی رہی۔ تم نے کیا کیا! مجھ پر نازل ہونے والی کتاب مبین میں تحریف و تبدل کے طوفان برپا ہوتے رہے۔ تم نے کیا کیا! میری احادیث کو تختۂ مشق بنایا جاتا رہا تم نے کیا کیا! میری جنتی بیٹی فاطمہؓ اور لاڈلے حسینؓ کی شان میں گستاخیاں کرکے مجھے ستایا گیا تم نے کیا کیا! میری ازواج مطہراتؓ، میرے اہل بیتؓ، میرے صحابہؓ اور میری امت کے اولیاءؒ کے بارے میں قادیانی بازاری زبان استعمال کرتے رہے۔ تم نے کیا کیا! تمہاری زندگی میں تمہارے سامنے جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کی تشہیر و تبلیغ ہوتی رہی۔ اور ہزاروں لوگ مرتد ہوتے رہے۔ تم نے کیا کیا!

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتیو! کیا ہمارے پاس ان سوالوں کے جواب ہیں؟ کیا ہم نے ان

**آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانوں اور پروانوں کے نام ایک فکر انگیز پیغام۔**

**جناب محمد سلیم ساقی ایم اے لاہور**

سوالوں کی تیاری کر رکھی ہے؟ ہر وقت کے ہر لمحے کو مہلت جانیئے۔ ورنہ موت کے بعد کوئی مہلت نہیں۔ اور یاد رکھو اگر حشر کے میدان میں شافع محشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے اپنا رُخِ انور پھیر لیا۔ تو ہم کس کے پاس جاکر شفاعت کا سوال کریں گے؟ اگر رحمت اللعالمین ﷺ ہم سے روٹھ گئے۔ تو پھر کس کے دامن رحمت میں ہمیں پناہ ملے گی؟ اگر ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے خفا ہو گئے۔ تو پھر کہاں جاکر ہم اپنی پیاس کے انگارے بجھائیں گے!

**محسنِ انسانیت ﷺ کے اُمتیو!**

آج محبت رسول ﷺ ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم تاج و تخت ختم نبوت کی پاسبانی و نگہبانی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کردیں۔ **اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکمرانو:** قادیانی مرتد اور زندیق ہیں، ان کو واجب القتل قرار دو۔ ان کی عبادت گاہوں کو مسجد ضرار کی طرح مسمار کرواکر سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عملی نمونہ پیش کرو۔ ان کی اربوں کی جائدادوں کو بحق سرکار ضبط کرو۔ دارالکفر ربوہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دو۔ وطن عزیز میں دہشت گردی اور خوف و ہراس پیدا کرنے والی قادیانی دہشت گرد تنظیموں کا سراغ لگا کر انہیں کیفر کردار تک پہنچاؤ۔ تحریف شدہ قرآن، مسخ شدہ احادیث اور متضاد و ارتداد پر مبنی ان کا لٹریچر ضبط کرو۔ ان کے اخبار و رسائل پر پابندی لگاؤ۔ قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹاؤ۔

**ملت اسلامیہ کے مشائخ عظام:** اپنے مریدوں اور عقیدتمندوں کو قادیانیوں کے خلاف جہاد کا حکم دیجئے۔ اور پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ کی یاد تازہ کیجئے

**ملت اسلامیہ کے نوجوانو:** اپنی لہکتی ہوئی جوانیاں تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لئے وقف کردو اہل دولت و ثروت کا فرض ہے، کہ اپنے مال کا ایک حصہ تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف کردیں۔ اہل علم حضرات فتنۂ قادیانیت کے زہر سے محفوظ رکھنے کے لئے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ختم نبوت کے ذیشان کے موضوع پر لیکچرز کا اہتمام کریں تاکہ ہماری نئی نسل زیور تعلیم ختم نبوت سے آراستہ ہوسکے۔ اور مجاہدین ختم نبوت کی ایک فوج ان اداروں سے تیار ہو کر نکلے۔ وکلا کا فرض ہے کہ عدالت کے ایوانوں میں ختم نبوت کا ڈنکا بجادیں۔ علماء کا فرض ہے کہ ملتِ اسلامیہ میں اتحاد و اتفاق کی فضا پیدا کریں تاکہ قادیانی کوئی رخنہ ڈال کر امتِ مسلمہ کی صفوں میں کوئی انتشار پیدا کرکے کسی قسم کا کوئی فائدہ حاصل نہ کرسکیں۔ اور عوام الناس کا یہ فرض ہے کہ قادیانیوں کا معاشرتی، معاشی، سماجی بائیکاٹ کرکے دینی غیرت و حمیت کا ثبوت دیں تاکہ حشر کے میدان میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سرخرو ہوسکیں۔ اور شفاعت محمدی ﷺ کے مستحق بنیں۔

ربُّ العزت ہمیں محبت مصطفےٰ ﷺ سے لبریز یہ عمل صالح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

# بزمِ ختمِ نبوت

## شیزان کے خلاف کامیاب متحدہ کوشش

عاشق محمود سبحانی چراغ ڈھالے ضلع خوشاب

میں ایک عرصۂ دراز سے رسالہ ختم نبوت کا قاری ہوں۔ یقین کریں کہ جب سے اس رسالے کا مطالعہ شروع کیا ہے، ہمارے دلوں میں زندگی کی ایک نہیں کئی لہریں دوڑ گئیں۔ یقیناً اس رسالے کا ہر لفظ ’’اسلام دشمن عناصر‘‘ اور بالخصوص قادیانیوں کے خلاف ایک باضابطہ اور ایمان ویقین سے بھرپور آواز ہے۔ میری عمر ۱۴ سال ہے اور میرے تین ساتھی اور ہیں، جن کے نام بالترتیب جمال عبداللہ عمر، طیب محمود، اور فہیم ندیم ہیں۔ ہم چاروں نے مل کر قصبہ ڈھال کے تقریباً ہر گھر کو شیزان کی اصلیت سے آگاہ کیا ہے۔ علاوہ ازیں ہم نے دکانداروں کو بھی اس بات سے مطلع کیا ہے کہ انہوں نے ہماری آواز پر لبیک کرتے ہوئے شیزان کا مکمل بائیکاٹ کیا ہے۔ اور اب تقریباً سارا ڈھال شیزان کی بوتلوں کے استعمال سے گریز کرتا ہے اس ساری نیکی کا سہرا عزت مآب جناب مولانا خان محمد صاحبؒ اور ختم نبوت انٹرنیشنل پر جاتا ہے جنہوں نے بڑے اعلیٰ انداز فکر سے پاکستان کے شہریوں کو قادیانیوں کی اس گھناؤنی سازش سے مطلع کیا۔ جس پر میں اور میرے ساتھی ڈھال کے باشندے رسالہ ختم نبوت کے رفقاء کو خراج تحسین اور دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور مزید دعا گو ہیں کہ رسالہ ختم نبوت اسی طرح سے اعلیٰ سے اعلیٰ کام سرانجام دیتا رہے (آمین)

## اللہ کی نظر میں اس کی بڑی قدر ہے

عبدالغفور چک نمبر ۲۹ نزد کچا کھوہ

میں نے تحفظ ختم نبوت کراچی کا دفتر اپنی آنکھوں سے جا کر دیکھا۔ دل کو بڑی تسکین ہوئی کہ جو کام ختم نبوت والے حضورؐ کی عزت کے لئے کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس کی بڑی قدر ہے۔ دل سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پرچے کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور ان علماء کرام کا دیر تک سایہ رکھے۔

## بیس کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتا ہوں،

عبدالحمید صدیقی ضلع کچھی بلوچستان۔

میں کافی عرصہ سے رسالۂ ختم نبوت کا قاری ہوں۔ لیکن شہر سے کچھ دور ہوں۔ رسالہ حاصل کرنے کے لئے تقریباً بیس کلومیٹر کا سفر کرکے بڑی شہر جاتا ہوں، شروع سے لے کر آخر تک مطالعہ کرتا ہوں، تب جاکے دل کو سکون ملتا ہے۔ اور پھر دوستوں کو مطالعہ کے لئے دیتا ہوں۔ اور بات یہ ہے کہ جب سے رسالہ پڑھنا شروع کیا ہے، مرتدوں کی مشروبات شیزان وغیرہ پینا چھوڑ دی ہے۔ اور دوستوں کو بھی شیزان خریدنے اور پینے سے منع کرتا رہتا ہوں۔ بحمداللہ رسالہ پڑھنے سے کافی معلومات ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو مزید ترقی عطا فرمائے اور اس رسالہ کو دنیا کے گوشہ گوشہ تک پہنچائے۔

## خدا کرے رسالہ کامیاب رہے

اعجاز احمد ملتان

آپ کا جاری کردہ رسالہ ختم نبوت ایک دوست نے تحفے کے طور پر پیش کیا، پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی کہ ابھی بھی کچھ اہل ضمیر افراد اس دنیا میں موجود ہیں۔ اور برائی کے خلاف جہاد کرنا اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں۔ خدا آپ کو اس کا اجر دے گا۔ آپ کو دونوں جہان کی خیر وبرکت عطا کرے گا۔ خدا کرے۔ یہ رسالہ اپنے تمام تر مقاصد میں کامیاب رہے۔ اور لوگوں کے سوئے ہوئے ضمیر کو جگائے۔ ہماری دعائیں اس کے ساتھ ہیں میری اس رسالے کے تمام قارئین سے درخواست ہے کہ یہ رسالہ تبلیغ کا جو پیغام دیتا ہے۔ اس کو ہر جگہ پہنچائیں خود خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں۔ خود جاگیں اور دوسروں کے ضمیر بھی جگائیں۔ اگر اس طرح ایک دیا ایک دیئے کو جلائے گا۔ تو ایک دن یہ پوری دنیا روشن ہو جائے گی۔

## اللہ آپ کی سعی کو قبول فرمائے آمین

شبیر احمد عثمان ، خوشاب

آپ کا ہفت روزہ رسالہ ختم نبوت ہر ہفتے کو باقاعدگی سے خریدتا ہوں۔ اور بڑے شوق سے پڑھتا ہوں۔ آپ حضرات کی انتہائی کوشش ومحنت سے لوگ اب مرزائیت کے بارے میں علم رکھنے لگے ہیں۔ اللہ رب العزت آپ کی اس سعی کو قبول فرمائے اور آخرت میں درجات کی بلندی کا ذریعہ بنائے۔

## قادیانیوں کے غلیظ منصوبے

عبدالرحمان ضیاء رحیم یار خان

آپ کا رسالہ پڑھا الحمدللہ قادیانیوں کے متعلق کافی معلومات حاصل ہوئیں۔ رسالہ پڑھنے سے ان کے غلیظ اور ناپاک منصوبوں کا پول سادہ دل مسلمانوں پر کھل گیا ہے۔ عنقریب ان کو نفرت کا ایسا دھکا لگے گا۔ پوری زندگی غلاظت کے گڑھے میں پڑے رہیں گے۔

میری حکومت سے اپیل ہے کہ رحیم یار خان شہر میں ان کے ہوٹلوں پر قادیانی ہوٹل لکھا جائے تاکہ مسلمان ان کے ناپاک کھانوں سے بچ سکیں۔

## پسندیدہ نعت

**مرسلہ: حاجی یٰسین دہوی، کراچی**

رسالہ ختم نبوت کے آخری صفحہ پر جو نعتیہ اشعار ہوتے ہیں۔ مجھے بہت ہی پسند ہیں۔ بندہ کو بھی کچھ اشعار یاد ہیں اگر مناسب ہو تو رسالہ ختم نبوت میں شائع فرما دیں۔

ملے ختم الرسل کو چار یار آہستہ آہستہ
چمن میں دین کے آئی بہار آہستہ آہستہ
چلا اسلام مکے سے مدینے پھر بڑھا آگے
گئی ایران تک دیں کی پکار آہستہ آہستہ
تسلط رفتہ رفتہ کفر پر اسلام نے پایا
ہوا نازل کلام کردگار آہستہ آہستہ
بچا کر زغۂ کفار سے شاہ دو عالمؐ کو
مدینے لے ہی آئے یار غار آہستہ آہستہ
عمرؓ کی فتح و نصرت کی کرے کیا بشر گنتی
میسر آتا ہے یہ افتخار آہستہ آہستہ
غنیؓ نے رفتہ رفتہ مال و زر دیکر وہی کیا
بڑھایا دین کا عزو وقار آہستہ آہستہ!
ہوئی جب جنگ خیبر فتح تو ہیں مطمئن دل میں
چلے آتے ہیں حیدر کرار آہستہ آہستہ
ترقی رفتہ رفتہ کیوں نہ کرتا ہو دین احمدؐ کا
ملے طلحہؓ کے جیسے جاں نثار آہستہ آہستہ
مقدر میں ہے تو زاہد مدینہ دیکھ ہی لیگے
دل مضطر کو آئے گا قرار آہستہ آہستہ!

## میں ختم نبوت کا شیدائی ہوں

**محمد شاہد الرحمٰن شاکر، کھور کوٹ**

ہفت روزہ ختم نبوت کا اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے باقاعدگی سے مطالعہ کرتا ہوں اور اس سے خوب استفادہ حاصل کر رہا ہوں۔ قادیانیوں سے جہاد کا یہ بہت ہی اچھا طریقہ ہے۔ یہ رسالہ اپنی نوعیت کا بہترین اور پُرجوش رسالہ ہے۔ میری تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ ......

قائم و دائم رکھنا ختم نبوت کو، الٰہی!
تباہ و برباد کرنا قادیانیوں کو، الٰہی!

## رسالہ باقاعدگی سے ملتا ہے

**حافظ دوست محمد مزاری، خانپور**

ختم نبوت انٹرنیشنل جامع مانع رسالہ ہے، ہر ہفتہ رسالہ باقاعدگی کے ساتھ ملتا ہے۔ رسالہ دیکھتے ہی دل میں عجیب سا سرور چھا جاتا ہے۔ دل چاہتا ہے کہ حرف حرف اسی کا دن رات مطالعہ کروں۔ اور شیزان کی تمام مصنوعات سے مکمل بائیکاٹ کر رکھا ہے اور ہر دکاندار کو شیزان کی مصنوعات سے بائیکاٹ کرنے کا کہتا ہوں۔ اللہ اس کو اور زیادہ ترقی عطا فرمائے، آمین۔

## میرے والد صاحب نے میری نیک خواہش پوری کر دی

**سعید فاروقی، میانوالی**

جب سے میں نے ہوش سنبھالا تو میرے والد صاحب دوسری دینی کتب کے ساتھ ساتھ بینات، خدام الدین اور ترجمان اسلام کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتے ہوئے پایا۔ خدام الدین تو حضرت لاہوریؒ کی زندگی سے آج تک ہمارے پاس آ رہا ہے۔ ایک دن میرے والد صاحب ختم نبوت رسالہ پڑھنے کے لیے کسی دوست سے لائے۔ میں نے پڑھا تو بہت پسند آیا۔ میں نے رسالہ کی خریداری کے لیے ابو سے کہا، اب الحمد للہ تقریباً دو ماہ سے ہفت روزہ ختم نبوت کا پابندی سے مطالعہ جاری ہے۔ یہ رسالہ "ختم نبوت" کا صحیح ترجمان ہے۔

---

## اسلامیات کا مضمون اور قادیانی اساتذہ

### جماعت کے احباب توجہ فرمائیں

قادیانی چونکہ کافر ہیں۔ شرعاً، اخلاقاً، قانوناً کوئی قادیانی اسلامیات کا مضمون نہیں پڑھا سکتا۔ اگر کسی تعلیمی ادارہ میں اس کی خلاف ورزی ہو رہی ہے تو اسکا تدارک کرنا تمام مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے۔ پیار محبت، احتجاج، جلسہ جلوس، ریزولیشن، ہڑتال غرضیکہ جو بھی طریقہ ناگزیر ہو وہ اختیار کریں۔ تمام مسلمان مکاتب فکر کے تعاون سے رائے عامہ کو بیدار کریں اور ایسے حالات پیدا کر دیں کہ محکمہ تعلیم کے ذمہ داران کو اس کھلی خلاف ورزی اور زیادتی پر اپنی غلطی کا احساس ہو اور وہ اسکی تلافی کرکے پوری امت کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہوں۔

**عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ** مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

مرتب: سہیل باوا

# نونہالانِ ختمِ نبوت

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

## مخلص دوست کون ہے؟

اقبال احمد رشک
برٹش لائن

کہتے ہیں کہ دوستی ایسا ناطہ ہے جو سونے سے بھی مہنگا تصور کیا جاتا ہے۔ دوست اگر دل کی امنگوں کے عین مطابق ہو تو دوست کی ہر بات جی حضوری کے ساتھ قبول کرنے کو بھی دل چاہتا ہے اور ہر آن بان میں صرف اور صرف دوست ہی مقدم ہوتا ہے۔ اسی لیے شاید دوستی کا یہ انوکھا بندھن سونے کے بازاری بھاؤ سے بھی زیادہ قیمتی ہو جاتا ہے کیونکہ ایک اچھا اور بہترین دوست انسان کو مشکل ہی سے نصیب ہوتا ہے۔

ہر انسان کا دوست دوسرے انسان کے دوست سے مختلف ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ ہمیں تب ہوا کہ ہم نے ایک ساتھی سے سوال کیا کہ آپ کا بہترین اور مخلص دوست کون ہے؟ تو انہوں نے برجستہ جواب دیا کہ میں اچھی کتابوں کو اپنا دوست تصور کرتا ہوں۔ جن میں مولانا حافظ اسحاق صاحب کی لکھی ہوئی دینی کتابیں ہیں، جن سے مجھے کافی دینی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ موت کا منظر، روزِ محشر، تاج سلیمانی، معجزاتِ مسیح، ملتِ ابراہیم، فسانۂ آدم، جلوۂ طور، قصۂ یونس، صبرِ ایوب وغیرہ ایک بیش بہا خزینہ ہیں۔ یہ اور ایسی بہت سی کتابیں میری مخلص دوست ہیں۔

اس کے برعکس کچھ ساتھی تو ہزار ہا صفحات پر مشتمل ناولوں کو اپنا دوست بنا لیتے ہیں۔ دن ہو رات ہو اپنی پہلی فرصت میں ان ناولوں کا مطالعہ کرنا ان کی پہلی کوشش ہوتی ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ اس وسیع مطالعے سے ذہنی کثافتیں مزید بڑھ جاتی ہیں۔ اور زندگی افسانوی پہلوؤں کی نظر ہو جاتی ہے دن کہانیوں کے جال بنتے گذرتا ہے اور رات جاسوسی کے خواب دیکھتے بسر ہوتی ہے۔ سحر کا آغاز ناول کے خوبصورت نام سے ہوتا ہے اور شام ناول کے ہیرو کے نام ہوتی ہے۔

اسی طرح ہمارے اور ساتھیوں نے دوستی کا یہ بندھن کسی نہ کسی صورت جوڑ رکھا ہے اور وہ اس انوکھی دوستی پر پھولے نہیں سماتے۔ لیکن ہر ایک ذہین شخص کی آنکھ یہ بات بخوبی دیکھ سکتی ہے کہ ہمارے زیادہ ساتھیوں کا بہترین اور دلپسند دوست کون ہے۔

کیا ٹی وی دوست ہے؟ جی نہیں یہ تو ان دوستوں میں شامل ہے جن سے شام سے رات ۱۲ بجے تک ملاقات ہوتی ہے صرف آنکھوں ہی آنکھوں میں یعنی ایک رسمی سی ملاقات یہ دوستی تو صرف ایک ڈرامائی شکل کی ہوتی ہے۔

کیا ریڈیو دوست ہے؟ نہیں یہ دوست تو اب ان پرانے دوستوں کی فہرست میں شامل ہیں جو نئے دوست ملنے کی صورت میں بھلا دیئے جاتے ہیں۔ یعنی ٹیپ ریکارڈ کی صورت میں جب نئے دوست ملے تو ریڈیو جیسے پرانے میڈیم دوست کو لوگ بھول گئے۔

کیا وی سی آر دوست ہے؟ کیا کہنے اس دوست کے کہ دن چڑھے سے رات ڈھلے تک نہ جانے کتنی ہی کہانیاں سنا ڈالتا ہے لیکن خاموش ہونے کا نام نہیں لیتا۔ یہ دوست بڑا مانوس اور مخلص ہے لیکن جن دوستوں کو اس سے نفرت ہے وہ اسے مانوس نہیں منحوس کہتے ہیں۔ ویسے اس سے بھی اب نئی نئی دوستی کافی پروان چڑھ رہی ہے۔ رات ہو دن ہو ہر ایک شخص اور بچے کی زبان پر بس ایک ہی نام ہے "وی سی آر، وی سی آر"۔

---

# مُسلمان طُلباء سے گذارش

یونیورسٹیز، کالجز، اسکولز میں اسلامیات کا مضمون کسی مرزائی لیکچرار پروفیسر و ٹیچر کے پاس پڑھنا آپ کی غیرت کے خلاف ہے

مرزائی اساتذہ سے اسلامیات پڑھنے سے صرف انکار کر دیں بلکہ اس زیادتی کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن جائیں پوری قوم آپ کے ساتھ ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ، ملتان

میں آپ کو بتاتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ ساتھیوں کا مخلص دوست کون ہے جس کی ہر بات پر بغیر سوچے سمجھے عمل کرنا ہر ایک ساتھی کا اولین فرض ہے۔ جو ساتھیوں کے ساتھ مخلص دوست کی صورت میں زندگی کے اندر اس طرح سے داخل ہو جاتا ہے جیسے کانٹوں کے ساتھ پھول اور پھولوں کے ساتھ کانٹے یہ دوست شیطان ہے۔ جی ہاں مرزا شیطان یہ شیطان مختلف شخصیتوں میں بٹا ہوا ہے۔ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ دوست اگر دل کی امنگوں کے عین مطابق ہو تو دوست کی ہر بات جی حضوری کے ساتھ قبول کرنے کو بھی دل چاہتا ہے۔ تو ساتھیوں کے دل کی امنگوں میں شیطانی حرکات شامل ہیں۔ اسی لیے وہ شیطان ہی کو اپنا دوست بنا بیٹھے ہیں اگر یہ صورت حال نہیں ہے تو ہمارے لیے یہ سوچنے کا مقام ہے کہ ہم اپنے دین سے کتنا قریب اور کتنا دور ہیں۔ ہماری زندگی میں کون سا ایسا مخلص دوست شامل ہے جس کی ہر بات ہم جی حضوری کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔

# تکمیل انسانیت

محمد صابر — ماڑی خان خیل مانسہرہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ اور اس کا یہ عمل علم و عمل اور اپنے خالق کی معرفت سے ہوتا ہے حضورؐ انسان کامل تھے۔ آپؐ کی تعلیم میں ہی انسانی کمال پوشیدہ ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ۔ بہترین انسان وہ ہے جس کا وجود انسانوں کے لیے مفید ہو اور اس کا شیوہ خدمت خلق ہو۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ دنیا میں راحت و عزت کے لیے اور اگلی دنیا میں نجات کے لیے اپنے آپ کو تیار کرے اور اچھی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

# میں نے اپنا عہد پورا کر دیا ہے

محمد ساجد خان — ننکانہ صاحب

سعد بن ربیع انصاریؓ جنگ احد میں زخمی ہو کر گرے جب مشرکین کا طوفان تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ہے جو سعدؓ بن ربیع کی خبر لائے؟ حضرت ابی ابن کعبؓ میدان میں پہنچے اور سعدؓ کا نام لے کر آواز بلند پکارا جواب میں ایک کمزور سی آواز آئی کہ میں شہداء کی لاشوں میں ہوں" حضرت ابیؓ نے قریب جا کر دیکھا تو دم توڑ رہے تھے۔ حضرت ابیؓ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام کہنا اور میری قوم انصار کو میرا پیغام پہنچا دینا کہ میں نے اللہ کے پیغمبر سے جو عہد کیا تھا اسے نبھا دیا ہے۔ اگر تم لوگوں کی زندگی میں خدانخواستہ حضورؐ کو تکلیف پہنچی تو فردائے قیامت میں خدا کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گے" یہ کہا اور شہید ہو گئے۔ حضرت ابی ابن کعبؓ نے ان کا سلام حضورؐ کی خدمت میں پہنچایا اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ خدا ابن ربیعؓ پر رحم فرمائے۔ انہوں نے زندگی اور موت دونوں حالتوں میں خدا اور رسولؐ کی خیر خواہی کا حق ادا کر دیا ہے۔

# اقوال زریں

- احمق کی دوستی سے بچو
- دل کی سب سے بڑی بیماری حسد ہے
- عمل کی بنیاد علم پر ہے
- جدوجہد میں زندگی کا راز مضمر ہے
- تکبر خدا کو پسند نہیں۔
- مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے
- سب سے بڑا بوجھ قرض ہے۔

مرسلہ : مستقیم شہباز کلورکوٹ بھکر

# ہمارے اسلاف

محمد افضل بھنڈ — مانسہرہ

ہمارے اسلاف پکے مسلمان تھے اور اسلام کے سب بانی ہیں۔

# اسلامیان پاکستان سے درخواست

یونیورسٹی سے لیکر نرسری تک "اسلامیات" پڑھانے کا حق صرف مسلمان اساتذہ کا ہے۔ مرزائی ٹیچر اسلامیات کا مضمون نہ پڑھائے۔ کہیں خلاف ورزی ہو رہی ہے تو اس کا فوری نوٹس لیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

# مردان میں ختم نبوت کانفرنس

رپورٹ: نمائندہ خصوصی

مردان (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مردان کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ عام کشٹرہ چوک میں زیر صدارت ڈسٹرکٹ خطیب مولانا مدار اللہ منعقد ہوا حد نگاہ تک انسانوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے اس تاریخی اجتماع کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ختم نبوت کے ایک ننھے مجاہد نے کیا مقامی علمائے کرام اور معززین علاقہ کی ایک بہت بڑی تعداد سٹیج پر موجود تھے۔ فضا میں بار بار اللہ اکبر ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد کی گونج سے مسلمانوں کے دینی جذبات کی ترجمانی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے مقامی علماء ا، صدر مجلس مردان جناب اسد صاحب کی تقریر جس میں انہوں نے مردان میں مجلس کے کام کی تفصیلی رپورٹ پیش کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کے تعاون سے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ ناظم مجلس سرحد کے ناظم اعلیٰ مولانا نور الحق نور نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ آج کے عظیم الشان تاریخی اجتماع میں مجھے ایک بات مرزائیوں سے ایک بات شمع ختم نبوت کے پروانوں سے اور ایک بات حکومت سے کہنا ہے آپ نے مرزائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ زمانہ ختم ہو چکا ہے جس میں تمہارا آنجہانی سربراہ بلوچستان کو مرزائی صوبہ بنانے اور آنجہانی سر ظفر و کا ناظم الدین کا کہنا نہ مانتے ہوئے جہانگیر پارک کراچی مرزائی جلسہ میں تقریر کرنے اور آنجہانی مرزا ناصر کے جلسہ میں ظفر چوہدری کی نگرانی میں ہوائی جہازوں کی سلامی دینے کا دور گزر چکا ہے ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء کے خون سے اب مسلمانوں کا دور شروع ہو چکا ہے آئین کی رو سے تم پاکستان کی غیر مسلم اقلیت ہو اور مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کی شہادت کے بدلے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء سے تم پر قانونی گرفت ہو چکی ہے۔ اور قانون کے مطابق تمہیں غیر مسلم اقلیت کی حیثیت سے اس ملک میں رہنا ہوگا۔

مولانا نے اس موقع پر مرزائیت کے کفریہ عقاید کا پوسٹ مارٹم بھی کیا آپ نے حکومت کو انتظامیہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر حکومت اور انتظامیہ اپنے ہی نافذ کردہ قوانین پر عملدرآمد نہیں کرا سکتی تو اس کی نااہلیت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ وہ عوام پر حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتی آپ نے مسئلہ ختم نبوت کی روشنی میں حکومت کو آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ مسئلہ اس قدر حساس مسئلہ ہے کہ اگر حکومت اس مسئلہ کی حفاظت کے لئے قانونی تقاضوں کو پورا نہیں کرے گی تو پھر ہم مسلمان خود اپنا خون دیکر قانون کی بالادستی کو قائم کرنے کا عزم کریں گے۔

مولانا نے مردان کے علمائے کرام، وکلا اور نوجوانوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ پوری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس عظیم جدوجہد میں تمہارے ساتھ ہے اور ہر اس ہاتھ کو توڑ کر رکھ دو جو بھی ختم نبوت کے کسی کارکن کے خلاف اٹھے اس موقع پر جلسہ کے ہزاروں حاضرین نے نعروں کی گونج میں مولانا کی تائید کی مولانا نور الحق نور نے جب یہ اعلان کیا کہ مجلس نے مرزائیوں کے تعاقب میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لندن میں ۴۴ لاکھ روپے میں دفتر خرید کر تبلیغ کی جدوجہد کو منظم طریقے سے شروع کر دیا ہے تو حاضرین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور حاضرین دیر تک نعروں سے اپنی خوشی کا اظہار کرتے رہے مولانا کی تقریر کے بعد عالمی مجلس کے مرکزی مبلغ فاتح مرزائیت مولانا اللہ وسایا صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ زبان یار من پشتو و من پشتو نمی دانم لیکن مردان کے غیور مسلمانوں نے جس دلچسپی سے مسلمانوں کا خطاب سنا وہ مردان کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رہے گا۔ مولانا نے فرمایا کہ میری جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد نہ اقتدار کے لئے ہے اور نہ ہی کسی کو کرسی سے اتار کر کسی دوسرے کو کرسی پر بٹھانا ہمارا مقصد ہے ہمارا مقصد صرف اور صرف محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور عزت کی حفاظت کرنا ہے اور اگر اس جدوجہد میں مسلمانوں کو جان کی بازی بھی لگانا پڑی تو کیا تم اس کے لئے تیار ہو تو حاضرین نے یک زبان ہو کر مولانا کو تعاون کا یقین دلایا۔

## سائیں محمد حیات کی خدمات ختم نبوت کے نوجوانوں کیلئے مشعل راہ ہیں۔

احمد پور شرقیہ الحنیف اکیڈمی کا ایک تعزیتی اجلاس حافظ محمد احمد جالندھری کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ختم نبوت کے عظیم شاعر سائیں محمد حیات ؒ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مولانا منور احمد نے کہا کہ سائیں محمد حیات نے اپنی زندگی ختم نبوت کیلئے وقف کر کے نوجوانوں کیلئے ایک راستہ متعین کیا ہے۔ انکی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائیگا انہوں نے کہا کہ سائیں صاحب نے اپنے میٹھے پنجابی کلام کے ذریعہ عقیدہ ختم نبوت کا پرچار کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔


کوئی قادیانی استاذ اسلامیات کا مضمون نہیں پڑھا سکتا
اس پر عمل درآمد ہر مسلمان عاشق رسول کا دینی فریضہ ہے
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان، پاکستان

# اللہ تعالیٰ سائیں محمد حیات کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے

حفیظ رضا پسروری

آزادیٔ برصغیر کے ممتاز کارکن، رہنمایان احرار کے عزیز ترین ساتھی، اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے قادر الکلام شاعر سائیں محمد حیات پسروری، گذشتہ سوموار کو طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کو ہزاروں اشکبار آنکھوں اور سوگواروں نے پسرور میں سپرد خاک کیا۔ آزادی کے فوراً بعد سائیں جی مجلس احرار اسلام میں شامل ہو گئے اور رد قادیانیت کے سلسلے میں آپ کی نظموں نے ملک بھر میں بہت مقبولیت حاصل کی۔ آپ نے حضرت امیر شریعتؒ، حضرت قاضی صاحبؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ۔ اور دیگر اکابرین ختم نبوت کے ساتھ ہزاروں جلسوں میں اپنی قومی و ملی نظموں سے مسلمانوں کی روحوں کو گرمایا اور سامعین سائیں جی کی نظمیں بار بار اصرار سے سنا کرتے تھے۔ خود حضرت امیر شریعتؒ سائیں جی کے کلام کے ازحد معترف تھے اور مرزا کادیانی کے کذب و افتراء کو سائیں جی نے جس حسن و خوبی کے ساتھ منظوم انداز میں پیش کیا وہ صد درجہ قابل قدر ہے۔ سائیں جی کی منظوم تصنیفات میں سجرے پھل، نبوت دا ڈاکو۔ از حد مشہور ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام کے بعد سائیں جی حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی ایمان پرور قیادت میں مجلس سے منسلک ہو گئے اور آخری دم تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مخلص ترین ساتھی رہے۔ تربیت اخلاق کے سلسلے میں سائیں جی حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے دامن طریقت سے وابستہ تھے۔ ترجمہ و تفسیر قرآن مجید آپ نے خلیفہ مجاز حضرت لاہوریؒ مولانا بشیر احمد پسروریؒ مرحوم و مغفور سے پڑھا اور شاعری میں آپ استاد الشعراء استاد دامنؔ مرحوم کے شاگرد تھے اور دامنؔ کے انتقال کے بعد سائیں جی کو ان کا جانشین مقرر کیا گیا۔ ایک عرصہ سے آپ پسرور میں ایک مدرسہ حیات القرآن چلا رہے تھے۔ جس میں طلبہ قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ سائیں جی کے انتقال پر اکابرین ختم نبوۃ، اکابرین احرار۔ جمعیۃ علماء اسلام کے راہنماؤں نے ہر مسلم طبقہ فکر کے لوگوں نے دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے اللہ تعالیٰ سائیں جی کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔

## مجلس طلبائے قرآن پاکستان کا اجلاس

مجلس طلبائے قرآن پاکستان کا اجلاس زیر صدارت قاری عبدالبصیر علوی دارالعلوم مدرسہ رشیدیہ کے تعلیم القرآن بال نسبت روڈ لاہور منعقد ہوا جس میں مدارس عربیہ کے اساتذہ کرام اور طلباء حضرات نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ عشرۂ امیر شریعت کے سلسلہ میں بزم بخاری پاکستان سے بھرپور تعاون کیا جائے گا۔ ۱۰ تا ۲۱ اگست بعد نماز فجر طلباء و عوام الناس حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی مقدس روح کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کریں گے اور بعد نماز ظہر کھانا تقسیم کیا جائے گا۔

## منچن آباد میں تحریک ختم نبوت کا آغاز دفتر کا قیام ۔ مرکزی مبلغین کا دورہ

"عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان" خالص دینی اور غیر سیاسی اور ہر مکتب فکر کے ساتھیوں کی دلپسند جماعت ہے جو اولیاء اللہ کی زیر قیادت مرزائیت کی بیخ کنی اور سادہ لوح مسلمانوں کو مرزا قادیانی کے دجالی فتنہ سے محفوظ رکھنے اور مرزائیوں کو دعوت اسلام دینے کیلئے اخلاص کے ساتھ مصروف عمل ہے۔ گذشتہ دنوں "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان" کے زیر اہتمام طالب علم راہنما۔ مجاہد ختم نبوت محمد احمد محمود سومرو جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلباء اسلام تحصیل منچن آباد کے بھرپور اور مخلصانہ تعاون سے منچن آباد میں دفتر قائم ہوا، اور شیر ان سے بائیکاٹ کی مہم شروع کی گئی اور اب ہر زبان پر چہ میگوئیاں جاری ہیں۔ "خدا رحمت کنند ایں عاشقان پاک طینت را" علمائے کرام سے رابطہ کے بعد عارضی انتخاب ہوا سرپرستان۔ حضرت مولانا حافظ محمد امین صاحب مدظلہٗ حضرت مولانا سید شہوار صاحب مدظلہٗ۔ اور جناب شیخ اکرام الحق صاحب۔ امیر حضرت مولانا محمد اقبال صاحب، نائب امیر حاجی محمد عباس خلصانہ صاحب ناظم اعلیٰ حضرت مولانا حافظ محمد اعظم سومرو صاحب ناظم مولانا امیر حمزہ نعمانی۔ ناظم نشر و اشاعت حکیم حافظ محمد عباس صاحب۔ ناظم مالیات حافظ محمد حیات خدام ختم نبوت۔ محمد احمد محمود سومرو۔ محمد اسلم شاہد محمد یٰسین قمر۔ محمد امین تبسم۔ محمد اشرف زرگر صاحبان، مرکزی علمائے کرام جلد منچن آباد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب عام فرمائیں۔ رابطہ قائم کر لیا گیا ہے بذریعہ مولانا محمد اسمٰعیل عاصم مبلغ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین۔ مناظر اسلام خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی اللہ یار خان صاحب اور مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا حکیم محمد اسمٰعیل صاحب نے منچن آباد کا دورہ فرمایا اور جامع مسجد منصفی والی میں نماز جمعہ پڑھائی اور اہم خطاب عام فرمایا اس کے بعد پروگرام کے مطابق قریبی گاؤں ہکاں بودلہ میں خطاب ہوا جس میں مرکزی مبلغین کے علاوہ مولانا حافظ محمد اقبال صاحب مولانا حافظ محمد رفیق صاحب جناب محمد احمد محمود سومرو اور مولانا حافظ علی محمد صاحب نے بھی خطاب عام فرمایا۔ دوسرا پروگرام بستی رشید کوریٹ میں ہوا۔ پروگرام رات گئے تک جاری رہے۔ اور لوگوں کی کثیر تعداد نے علمائے کرام کا خطاب سنا۔ اور تعاون کا یقین دلایا۔

## قادیانیوں کی ضلع گجرات میں ملک دشمن سرگرمیاں

### مرزائیوں کو خلاف قانون قرار دیا جائے

عالمی مجلس گجرات کا مطالبہ

گجرات، اس بات کا بھی خیال رکھنا کہ ملک پاکستان کا امن تباہ نہ ہو، یہ بھی ملک کی انتظامیہ کا کام ہے، ہم تو نشاندہی کرنے والے ہیں کیونکہ ہم اس ملک پاکستان کے رہنے والے ہیں اگر ملک کا امن تباہ ہوا تو یہ اچھا نہیں ہو گا۔ اس کی ذمہ داری دشمنانِ پاکستان مرزا طاہر احمد جو لندن میں بیٹھا ہوا ہے اور اس کے حواری مرزائیوں پر ہو گی۔ یہ پروگرام جا کر اپنی جماعت مرزائیوں کو کیسٹوں کے ذریعے بھیجتے ہیں اسلئے ہمیں اس کا حل سوچنا چاہیے۔ وہ پروگرام جو مرزا طاہر احمد نے اپنی جماعت کو بھیجا ہے اس پر کڑی نگاہ رکھنا ہمارا مذہبی و ملکی فریضہ ہے تاکہ مرزا طاہر احمد اپنے مشن میں کامیاب نہ ہو۔ اس سلسلے کی ایک کڑی یہ بھی ہے کہ ضلع گجرات میں ابھی ابھی نو مرزائی ٹیچر ضلع کے مختلف سکولوں میں آ گئے ہیں اور چار پہلے ہیں اب کل تیرہ ہو گئے ہیں جو کہ اپنے ضلع کے امیر چوہدری منیر احمد قادیانی کے کہنے لگے ہیں جمعرات کو ماڈل اسکول لالہ موسیٰ میں جمع ہوتے ہیں۔ ان کا ایک جگہ پر اکٹھا ہونا خطرے سے باہر نہیں۔ لہٰذا حکومت پنجاب کے محکمہ تعلیم سے اور بالخصوص ضلع گجرات کے حکام ڈی سی صاحب اور انتظامیہ ضلع گجرات کے ڈسی او صاحب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گجرات کا مطالبہ ہے کہ وہ ان قادیانی ٹیچروں کی یلغار کو روکیں اور ان کو اس ضلع سے تبدیل کر کے مختلف ضلعوں میں بھیج دیا جائے تاکہ نہ یہ ہر جمعرات کو اکٹھے ہوں اور نہ ہی کسی پروگرام کو آخری شکل دے سکیں۔ نیز اس کا حل صرف یہی ہے کہ مرزائیوں کی جماعت کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔ شریعت محمدی کے قانون مرتد کی سزا موت کو نافذ کیا جائے۔

## قادیانی اساتذہ کو نکالا جائے

سرگودھا، نوجوانان شبابِ ختم نبوت اکیڈمی ضلع سرگودھا نے وزیر اعظم اور صدر پاکستان سے اپیل کی ہے کہ شعبہ تعلیم میں ملازمین استاد، استانی، پروفیسرز، ڈائریکٹرز وغیرہ ان کو فی الفور ملازمت سے برطرف کیا جائے۔ اسی طرح پرائیویٹ تعلیمی ادارے میں جو اساتذہ قادیانی ہوں ان کو نکال باہر کیا جائے۔ اسی طرح جن اداروں کے مالک قادیانی ہوں حکومت اور عوام ان سے وہ ادارے اپنے کنٹرول میں لے لیں۔

## قادیانیوں کو شرانگیزیوں سے روکا جائے

## قادیانی تخریب کار سرگرم عمل ہیں

محمد اسلم عظیم چوہنیاں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چوہنیاں میں ۱۵ر جولائی ۸۷ء کو ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں کراچی صدر میں ہونے والی تباہی پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔ چوہنیاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے کہا ہے کہ کراچی صدر میں قادیانی تخریب کاروں نے جس طرح مسلمانوں کا خون بہایا کوئی نئی بات نہیں۔ مولانا محمد اسلم قریشی، مولانا احسان اللہ فاروقی، مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی، علامہ احسان الٰہی ظہیر و دیگر لاتعداد علماء کرام و عوام انکے ظلم کا نشانہ بن چکے ہیں اگر حکومت اس سلسلہ میں شروع سے نوٹس لے لیتی تو معاملہ یہاں تک نہیں پہنچتا

## شیزان کا بائیکاٹ

نذیر دلشاد چشتی احمد پور شرقیہ، لاری اڈہ چشتی اور بھاگو کے دکانداروں نے قادیانیوں کے شیزان مشروب کا بائیکاٹ کر دیا اس سلسلہ میں مزید کوششیں جاری ہیں عنقریب اس علاقے میں شیزان نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہے گی۔

## ختم نبوت یوتھ فورس کاوش محبت رسول کا عملی ثبوت ہے

خان پور (نمائندہ ختم نبوت) مجلس علماء اہلسنت پاکستان کے مرکزی صدر مولانا عبدالشکور دین پوری اور ناظم نشریات مولانا عبدالکریم ندیمؔ نے ختم نبوت یوتھ فورس کے نئے دفتر واقع غلہ منڈی خان پور کا معائنہ کیا لائبریری دیکھی نوجوانوں کی سعی اور محنت کو سراہا۔ شیزان کے بائیکاٹ پر ختم نبوت یوتھ فورس خان پور کے شاہینوں کی کاوش کو رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا عملی ثبوت قرار دیا اور دعا فرمائی۔

## عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خان پور کے نئے انتخاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خان پور کے نئے انتخاب ضلعی امیر حضرت مولانا بشیر احمد حامدؔ حصاروی کی زیر سرپرستی ہوا۔ درج ذیل انتخاب عمل میں لایا۔ صدر۔ حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمان صاحب۔ درخواستی۔ نائب صدر حضرت مولانا محمد عبدالقیوم ڈاہر صاحب۔ جنرل سیکرٹری حضرت مولانا محمد عبدالکریم ندیمؔ خطیب جامع مسجد غلہ منڈی خان پور۔ جوائنٹ سیکرٹری۔ مولانا محمد عبیداللہ اظہر صاحب۔ ناظم نشریات۔ مولانا محمد رفیق شر بلوچ۔ خازن۔ جناب عبداللطیف مغل۔ نمائندہ ختم نبوت۔

## مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ دلبوڑی

دارالعلوم اسلامیہ عربیہ دلبوڑی اوگی میں نئے سال کے اسباق کا اجراء ہوا اس موقع پر علاقہ کے معززین اور علماء کرام کا ایک اجتماع ہوا جس میں علماء کرام نے افضائل علم اور مسئلہ ختم نبوت پر سیر حاصل تقاریر کیں مولانا حفیظ الرحمٰن شہ دوڑ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ اسلامی مدارس اسلام کے قلعے ہیں یہاں سے مجاہد تیار ہوتے ہیں جو کوچہ کوچہ قریہ قریہ گاؤں گاؤں میں دین اسلام کا پیغام ابدی پہنچانے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ قاری عبدالرشید بونیری نے فضائل

آج کے دور میں

ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیرپا

ایک بار آزمائیے

دادا بھائی سیرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۲۹

خالص اور سفید — صاف وشفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ

حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ) کراچی

قرآن پاک پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو بے بہا انعامات سے نوازا جس میں قرآن مجید بھی ہے انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا فرض ہے۔

### بقیہ: ذکری

اور فریب ہے۔

ہم حکومت پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ قادیانیوں کی طرح واضح طور پر ذکریوں کو فوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے شناختی کارڈ پاسپورٹ فارم ووٹر فارم وغیرہ میں ذکریوں کو غیر مسلم لکھا جائے ذکریوں کے خود ساختہ جعلی حج (کوہ مراد) پر جلد از جلد پابندی عائد کی جائے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت پاکستان ہمارے مطالبات کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے اسلام دوستی کا ثبوت دیں گے۔

### بقیہ: شراب

شدت سے تاکید فرمائی ہے۔ آپ نے مے نوشی کی ہر ممکن سبیل کو بند کرنے کے لئے ہدایات صادر فرمائی ہیں حدیث قدسی ہے: "اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے خمر پر، اس کے پینے والے پر، پلانے والے پر، بیچنے والے پر، خریدنے والے پر، کشید کرنے والے پر، کشید کروانے والے پر، ڈھونے والے پر، اور اس پر جس تک اٹھا کر پہنچائی جائے۔" اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص کسی طور سے شراب کی ترویج میں حصہ لے، ملعون ہے کیونکہ وہ احکام خداوندی و ارشاد پیغمبری کا منکر ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس گندگی سے بچائے (آمین)

### بقیہ: قدح در مدح

مصروف رہتے۔ مگر یہ فوجی اور ملکی بڑے بڑے آفیسر آکر ادب سے کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور آپ کی مصروفیتوں کو نہایت ادب سے دیکھتے تھے۔ حالانکہ معمولی گورا بھی بڑے بڑے گورنمنٹ پرست ہندوستانی نوابوں اور راجاؤں کی ادنیٰ درجہ کی تعظیم و تکریم عملاً میں نہیں لاتا تھا۔ پرنس جرمنی (جرمن کا شہزادہ) جو کہ ایمڈن جہاز سے گرفتار ہوا تھا۔ اور مالٹا میں ایک عرصہ تک رہا تھا۔ ہمیشہ حضرت کی خدمت میں بالخصوص عید بقر عید کے موقع پر حاضر ہوتا تھا اور جاں نثاری پیش کرتا تھا۔ اور یہی حال بڑے بڑے فوجی اور سول افسروں جرمنی، آسٹرین، ہنگرین، اور ترکوں کا تھا۔" (نقش حیات ج ۲ ص ۵۴۹)

اس کی تصدیق حضرت شیخ الہند کے خادم خلوت و جلوت صدیق دوراں حضرت مولانا عزیز گل صاحب دامت برکاتہم کی جا سکتی ہے۔ اس لئے ایسے اعتراضات کلی احتراز کیا جائے۔

### بقیہ: فضائل صدقات

کہ یہ اوراں کی قوم قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ کہ اگر دین ثریا (جو چند ستاروں کے مجموعہ کا نام ہے) پر ہوتا۔ تو فارس کے کچھ لوگ وہیں سے دین کو پکڑتے۔ متعدد روایات میں یہ مضمون آیا ہے۔ (در منثور)

یعنی حق تعالیٰ شانہ نے ان کو دین کی اتنی پرواز عطا فرمائی ہے کہ دین اور علم کو۔ اگر وہ ثریا پر ہوتا۔ وہاں سے بھی حاصل کرتے مشکوٰۃ شریف میں یہ روایت ترمذی شریف سے نقل کی ہے۔ اور اسی طرح ایک اور روایت میں حضور کا ارشاد نقل کیا کہ حضور کے سامنے عجمی لوگوں کا ذکر کیا گیا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ان پر یا ان میں سے بعض پر تم سے یا تم میں سے بعض سے زیادہ اعتماد ہے۔ (مشکوٰۃ)

اور یہ ظاہر ہے کہ عجم میں بعض بعض اکابر ایسے اونچے درجے اور حالات کے پیدا کئے ہوئے ہیں کہ صحابی ہونے کی فضیلت کو چھوڑ کر دوسرے اعتبارات سے ان کے کمالات بہت اونچے ہیں حضرت سلمان فارسی کے بہت سے فضائل حدیث میں آئے ہیں۔ اور آنے بھی چاہئیں کہ دین حق کی تلاش میں، انہوں نے بہت تکلیفیں اٹھائیں بہت سے ملکوں کی خاک چھانی۔ ان کی عمر بہت زیادہ ہوئی۔ ڈھائی سو سال میں تو کسی معتمد کا اختلاف ہی نہیں ہے۔ بعض نے ساڑھے تین سو سال بتائی ہے۔ اور بعض نے تو اس سے بھی زیادہ حتیٰ کہ بعض نے کہا ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ پایا۔ اور حضور کے اور حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں چھ سو سال کا فرق ہے۔ ان کی پہلی کتابوں سے حضور اقدس نبی آخر الزمان کے مبعوث ہونے کی خبر معلوم ہوئی۔ یہ حضور کی تلاش میں نکل پڑے۔ اور راہبوں سے اور اس زمانہ کے عالموں سے تحقیق کرتے رہے۔ اور وہ لوگ حضور کے عنقریب پیدا ہونے کی بشارت اور حضور کی علامات بتاتے رہے۔ یہ فارس کے شہزادوں میں تھے۔ اسی تلاش میں ملک در ملک تلاش کرتے پھرتے تھے کسی نے ان کو قید کر کے اپنا غلام بنا کر فروخت کر دیا پھر یہ اسی طرح بکتے رہے۔ خود فرماتے ہیں۔

بخاری شریف میں روایت ہے کہ مجھے دس آقاؤں سے زیادہ نے خریدا۔ اور فروخت کیا آخر میں مدینہ منورہ کے ایک یہودی نے ان کو خریدا۔ اس وقت حضور ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے گئے۔ ان کو اس کی خبر ہوئی یہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور جو علامات ان کو بتائی گئی تھیں، ان علامات کو جانچا۔ اور امتحان کیا۔ اس کے بعد مسلمان ہوئے۔ اور اپنے یہودی آقا سے فدیہ دے کر (جس کو مکاتب بننا کہتے ہیں) آزاد ہوئے ایک حدیث میں ہے حضور نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ چار آدمیوں کو محبوب رکھتے ہیں جن میں سلمان بھی ہیں۔ (اس کا مطلب یہ نہیں، کہ اور کسی سے محبت نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ یہ چار محبوبوں میں ہیں۔) ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور اقدس کا ارشاد ہے کہ ہر نبی کے لئے حق تعالیٰ شانہ نے سات نجباء بنائے ہیں۔ (یعنی مخصوص جماعت برگزیدہ لوگوں کی جو اس نبی کے کام کی ظاہری اور باطنی نگرانی کرنے والے اور مدد کرنے والے ہوں۔) لیکن میرے لئے حق تعالیٰ شانہ نے چودہ نجباء مقرر فرمائے ہیں کسی نے عرض کیا، وہ کون ہیں۔ آپ نے فرمایا میں یعنی حضرت علیؓ اور میرے دونوں بیٹے (حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ) اور حضرت جعفرؓ اور حضرت حمزہؓ، ابوبکرؓ، عمرؓ، مصعب بن عمیرؓ، بلالؓ، سلمانؓ، عمارؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، ابوذر غفاریؓ، مقدادؓ (مشکوٰۃ)

# پاکستان

کی عظیم الشان اور بے نظیر لائبریری جسے پاکستانی سکالر ، علماء ، وزراء اور اعلیٰ حکام کے علاوہ بی ۔ بی سی لندن سے بھی خراج تحسین پیش کیا گیا ہے ۔ جس میں مختلف زبانوں اور مختلف علوم وفنون پر مشتمل کتب کے علاوہ بہت سے قلمی قدیمی اور نادر نایاب کے نسخے بھی موجود ہیں ۔

مسلسل بارشوں اور سیم وتھور کی وجہ سے جامعہ ہذا کی لائبریری کی عمارت خستہ اور ناکارہ ہو چکی ہے ۔ اگر فوری طور پر جدید لائبریری تعمیر کر کے اس میں کتب منتقل نہ کی گئیں تو کتب کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے ۔ مولانا محمد یوسف صاحب اور ملک عبدالغفار فیصل آبادی کے تعاون سے ۶۰ × ۳۰ کی دو منزلہ جدید لائبریری کا سنگ بنیاد رکھا جا چکا ہے ۔ جس کی تعمیر پر چار لاکھ روپے خرچ کا تخمینہ ہے ۔ لائبریری کی تعمیر کے لیے نیشنل بینک فقیر والی میں "لائبریری فنڈ قاسم العلوم" کے نام سے اکاؤنٹ نمبر ۱۵۴ کھولا جا چکا ہے ۔ جملہ اہل اسلام سے درخواست ہے کہ وہ جدید لائبریری کی تعمیر کے لیے دل کھول کر عطیات دیں تاکہ جلد از جلد یہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچے ۔ یہ ایک اعلیٰ قسم کا صدقہ جاریہ ہے ۔

**محمد قاسم قاسمی مہتمم جامعہ قاسم العلوم فقیر والی**

ضلع بہاولنگر پاکستان ،

فون ، ۱۴۱

KHATME NUBUWWAT
( AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE )
Registered No. M-166

# پلا دے میرے ساقی وہ شراب مجھ کو

مولانا محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی

سنا دے تو سنا دے وہ بیان دلنشیں مجھ کو — انہیں کے فضل سے آجائے پھر ان کا یقین مجھ کو
وہ ہیں، موجود ہیں، مشہود ہیں پھر بھی قیامت ہے — نہیں معلوم کیوں آتا نہیں آخر یقیں مجھ کو
سفر اتنا بڑا در پیش ہے، پھر بھی ارے توبہ! — یہ بے فکری، سمجھتے ہیں نہیں جانا کہیں مجھ کو
جھکے در پر نہ غیروں کے کبھی تیرے سوا ہرگز — عطا کر دے مرے اللہ تو ایسی جبیں مجھ کو
نظر میری ہو جائے اب تو تیری رحمت سے — سوا تیرے نظر آئے نہ کوئی بھی حسیں مجھ کو
نظر آئے دو عالم میں تو ہی مجھ کو نظر آئے — برابر ہو زمین و آسماں عرش بریں مجھ کو
زباں پر میرے الا اللہ الا اللہ جاری ہے — بس اتنا جانتا ہوں، اور کچھ آتا نہیں مجھ کو
بہت اترا ہوں تو علم الیقین تک میں پہنچا ہوں — نہیں حاصل ابھی عین الیقین حق الیقین مجھ کو
جلا کر خاک کر دے غیر کی الفت مرے دل سے — پلا دے مرے ساقی وہ شراب آتشیں مجھ کو
ملیں وہ نعمتیں مجھ کو، تری ادنیٰ توجہ سے — تکلف برطرف، کہتا ہو خود صد آفریں مجھ کو
سرور غیر فانی، دار فانی میں ہوا حاصل — مقدر سے ملی ہے جب سے درد تہ نشیں مجھ کو
میں خود ہی مست ہو کر رقص کرتا جھومتا ہر دم — ملا ہوتا مقدر سے اگر ساز یقیں مجھ کو
مجھے کچھ اس طرح اپنا بنا لے اے مرے مولا — فرشتے وجد میں آکر کہیں جنت نشیں مجھ کو
بحمد اللہ میں مسرور رہوں، مخمور ہوں ہر دم! — لبا لب دیکھتے ہیں آپ یوں اندوہگیں مجھ کو
میں اس قابل نہ تھا لیکن کرم ہے میرے مولا کا — پلاتے ہیں مئے توحید اب روح الامیں مجھ کو

جو پردے ریگتے ہیں میرے دل سے دور ہو جائیں
عطا کر دے مرے اللہ وہ نور یقیں مجھ کو